Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 13

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

8 صفر 1425 ہجری 30 امان 1383 ہش 30 مارچ 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰ /مارچ ۲۰۰۴ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ

کل حضور انور نے بستانِ احمد اکرا (گھانا) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت سے تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے کی نصیحت فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

تمام انبیاء علیہ السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے۔ اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام انبیاء علیہ السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے۔ اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے۔ لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہوسکتا ہے۔ اسی طرح پر بنی نوع انسان اور اپنے خوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہو۔ پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کیلئے تیار رہے۔ اس لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ (البقرہ 133)

ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔

اور حقوق العباد بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دینی بھائی ہوگئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اسی کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔ اسلئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن: 61)

میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کیلئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کیلئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے۔ حضرت عمرؓ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت ﷺ آپ کیلئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے۔ اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا، جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذاء پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسا وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

جب تم اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک لے جاؤ گے کہ احسان کرنے والے بن سکو تو پھر تم اللہ کے محبوب بن جاؤ گے

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اس زمانے کے امام پر ایمان لانے کی نعمت سے نوازا ہے

اپنے ہم قوموں کو بھی یہ روشنی وسیع پیمانے پر پہنچاؤ یہ تمہارا اُن پر احسان ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 19 مارچ بمقام بستانِ احمد اکرا گھانا (مغربی افریقہ)

تشہد اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (المائدہ: ۹۴)

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں تاوقتیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں پھر (مزید) تقویٰ اختیار کریں اور (مزید) ایمان لائیں پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

پھر فرمایا کچھ عرصہ سے میں بعض بنیادی اخلاق کے متعلق خطبات دے رہا ہوں اسی سلسلہ میں

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بنگلہ دیش بدقسمتی کی راہ پر

.....................(4).....................

گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کرر ہے تھے کہ اینٹی احمدیہ موومنٹ کی خونی تحریک چلانے کے بعد پاکستانی سربراہان ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق کا کیسا خوفناک اور عبرتناک انجام ہوا یہاں تک کہ اینٹی احمدیہ تحریک کے بانی کہلا کر باقاعدہ پاکستانی پارلیمنٹ میں ظلم کی اس تحریک کو ہوا دینے والے ذوالفقار علی بھٹو کا خاندان بھی آج تتر بتر ہو چکا ہے اس کی نرینہ اولاد موت کے گھاٹ اُتاری جا چکی ہے۔ بیوی حسرتناک موت مر چکی ہے اور بیٹی بے نظیر بھٹو نہایت محرومی کی حالت میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہے۔ دوسری طرف ضیاء الحق کا رُوحانی بیٹا کہلانے والا اور اس کی باقیات میں شمار کیا جانے والا اس کے دَور میں پاکستانی پنجاب کا وزیر اعلیٰ نواز شریف جو بعد میں ملک کا وزیر اعظم بھی بنا جنرل مشرف کے ذریعہ زیر حراست آ کر ایک معاہدہ کے تحت سعودی عرب جلاوطن کیا جا چکا ہے۔

دراصل اگر دیکھا جائے تو پاکستانی سربراہوں کے تعاون سے اینٹی احمدیہ تحریک تو پاکستان میں ۱۹۵۲ء سے ہی شروع ہو چکی تھی لیکن چونکہ ان دنوں کچھ انصاف تھا اس لئے باقاعدہ حکومتی سطح پر اس تعلق میں کاروائی نہ ہو سکی لیکن خداوند ذوالجلال نے اس وقت سے ہی کسی بھی پاکستانی سربراہ کو چین کی حکومت نصیب نہیں کی ہر ایک دوسرے کے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کھیلتا رہا ہے۔ خواجہ ناظم الدین کو گورنر جنرل غلام محمد نے ۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء کو برطرف کر دیا پھر دو سال بعد وزیر اعظم محمد علی بوگرا کو بھی غلام محمد نے برطرف کر دیا چوہدری محمد علی حسین شہید سہروردی ابراہیم اسماعیل چندریگر کو مستعفی ہونا پڑا ملک فراز خان سے بھی استعفیٰ لے لیا گیا۔ بھٹو کو اور محمد خان جونیجو کو ضیاء الحق نے برطرف کر دیا۔ بے نظیر بھٹو کو غلام اسحٰق خان اور فاروق لغاری نے برطرف کر دیا۔ پھر نواز شریف کے ساتھ پرویز مشرف نے جو حشر کیا سب دنیا جانتی ہے۔

یہ نہیں کہ پاکستان کے سربراہوں کا ہی یکے بعد دیگرے بُرا حال ہوا بلکہ ضیاء الحق کے زمانہ میں ایک یہ بھی بدبختی پیدا ہوئی کہ پاکستانی عوام فرقہ بازی کے عذاب الیم میں گرفتار ہو گئے۔ ضیاء الحق نے اپنے دَور میں خاص طور پر وہابی اور دیوبندی لابی کو آگے لا کر جہادی کلچر کو فروغ دیا اور دوسرے فرقوں خاص طور پر احمدیوں شیعوں اور بریلویوں کے خلاف جہاد کی ایک منظم تحریک چلائی۔ صدر ضیاء الحق کے زمانے میں پاکستان میں فرقہ واریت پر مبنی وہابی دیوبندی لٹریچر تقسیم ہوتا تھا جسے اب پرویز مشرف اپنی جان بچانے کیلئے اشتعال انگیز قرار دے کر ختم کر رہے ہیں۔

۱۹۸۴ء میں جب ایک طرف جماعت احمدیہ پر مظالم کا سلسلہ جاری تھا تو دوسری طرف مولانا منظور نعمانی کی کتاب ''ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت'' لاہور سے شائع ہوئی جس میں شیعہ فرقہ کے خلاف زہر بھرا ہوا تھا جس کے اثرات پاکستان میں نہایت تیزی سے ظاہر ہوئے اور ہزاروں بے گناہ شیعوں کا قتلِ عام ہوا پاکستان میں ایرانی سفیر کا قتل ہوا اور ملتان کے ایرانی سفارت خانہ کو تباہ و برباد کیا گیا۔ شیعوں کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی کو بھی لپیٹنے کی کوشش کی گئی چنانچہ ایک کتاب بعنوان ''ابوالاعلیٰ مودودی اور امام خمینی دو بھائی'' شائع ہوئی جس میں شیعوں کے خلاف اسلام عقائد اور اُنکی جانب سے ختم نبوت پر ڈاکہ کا ذکر کر کے اور ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی کے شیعوں سے تعلقات بتا کر دونوں فرقوں سے قطع تعلق کرنے اور ان کے خلاف دیوبندی جہاد نافذ کرنے کی پُر زور تحریک کی گئی یہ کتاب بعد میں ہندوستان سے شیخ الاسلام اکیڈمی دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کی گئی تا کہ جماعت اسلامی اور شیعوں کے خلاف وہ جہاد ھندوستان میں بھی شروع کیا جا سکے۔

ان تمام کاروائیوں کے نتیجہ میں پاکستان میں جس فرقہ واریت کے سیلاب نے جوش مارا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان سے شائع ہونے والے ماہنامہ ''السعید'' ملتان کے جنوری ۹۸ء کے شمارہ میں جناب سہیل شریف آف لاہور نے لکھا:-

''بات دراصل یہ ہے کہ میں آپ کی توجہ وطنِ عزیز میں فرقہ واریت کے سیلاب کے پیچھے ایک بین الاقوامی سازش کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو پوری طاقت کے ساتھ کام کر رہی ہے ... یہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر پاکستان کو ایک نجدی سٹیٹ میں تبدیل کر دینا چاہتے ہیں اور وہ اس مقصد کے حصول کی خاطر کسی بھی حد تک جانے کیلئے تیار ہیں اس سازش میں شریک کچھ عرب ممالک نے بھی اپنی تجوریوں کے منہ کھول دیئے ہیں''۔

بھٹو اور ضیاء الحق تو سیاسی مفاد پرستی کا گھناؤنا کھیل کھیل کر اس دنیا سے بصد حسرت گزر گئے لیکن اُن کے بکھیرے ہوئے بیج پاکستان کی گلی گلی محلے محلے میں اپنے کانٹوں اور تلخ پھلوں کو بکھیر چکے ہیں جن سے آج پاکستان کے عوام یہاں تک کہ حکمران تنگ آ چکے ہیں اور جنرل مشرف اب امریکہ کی خاطر اور اپنی جان کی امان کی خاطر ان پر نکیل کسنے کی فکر میں ہیں ان فرقہ باز علماء سے گھبرا کر ایک موقع پر اخبار جنگ راولپنڈی نے اپنی ۳ ستمبر ۹۶ء کی اشاعت میں ''فرقہ بازی کا عذاب الیم'' کے عنوان سے لکھا ہے:-

''ایک عام مسلمان کو سیاستدانوں سے بھی زیادہ اگر کسی طبقے سے نفرت ہے تو وہ فرقہ باز لوگ ہیں جو علماء اسلام کی شکل میں اس معصوم قوم کو عذاب میں مبتلا کئے ہوئے ہیں غنڈے اور بدمعاش اتنے قتل نہیں کرتے اور اس قدر بدامنی نہیں پھیلاتے جتنی یہ نام نہاد علماء پھیلاتے ہیں... آج پاکستان میں فرقہ بازی نے اس ملک کو داؤ پر لگا دیا ہے ... دین میں کوئی جبر نہیں ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس فرقہ کے تحت رہنا چاہے اسے مذہبی آزادی حاصل ہے لیکن ہم میں ایسے گروہ پیدا ہو گئے ہیں جن میں برداشت بالکل نہیں انہوں نے انسانی خون کو ارزاں بنا دیا ہے اور اس مذہبی آزادی کو سلب کرنا چاہتے ہیں... مسجدیں اب مسلمان کیلئے عبادت خانے نہیں بلکہ مسلموں کے زیر اثر اسلحہ خانے بن گئی ہیں ہر وقت ڈر لاحق رہتا ہے کہ مسجد میں کھڑے ہوئے ہاتھ باندھنے یا چھوڑنے کی پاداش میں کوئی کا نشانہ نہ بن جائیں.... خدا ہمیں وہ دن نہ دکھائے کہ سارا ملک اس کی لپیٹ میں آ جائے جس کے آثار نظر آ رہے ہیں''۔

پاکستان کے ملاؤں نے ۱۹۵۳ء سے شروع ہو کر ۱۹۷۴ء اور پھر ۱۹۸۴ء میں احمدیوں پر جو انسانیت سوز مظالم ڈھائے تھے اس نے بالآخر ۱۹۸۴ء کے بعد ہی پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا تھا۔ شیعوں اور سنیوں کی مساجد واقعی اسلحہ خانہ بن گئیں معصوم شیعہ اور سُنّی مسجدوں میں خون سے نہانے گئے گلیوں اور بازاروں میں عام لوگ نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء قتل کئے جانے لگے۔ چنانچہ دوسروں کے قتل کے فتوے دینے والے محافظ ختم نبوت مولوی محمد یوسف لدھیانوی کو سر بازار قتل کر دیا گیا سپاہ صحابہ کے لیڈر مولانا اعظم طارق کو گولی ماردی گئی کئی شیعہ علماء کو قتل کر دیا گیا۔ اور ابھی حال ہی میں ۱۰ محرم بمطابق ۲ مارچ کو کوئٹہ میں شیعوں کے جلوس پر ضیاء الحق کے بنائے ہوئے جہادیوں نے خودکش حملہ کیا جس سے کئی معصوم شیعوں کی جانیں چلی گئیں۔ سینکڑوں زخمی ہوئے اور اسی روز پاکستان کے بعض اور شہروں میں بھی تشدد بھری وارداتیں ہوئیں۔

پاکستان کی اس حالت سے بنگلہ دیش کو سبق حاصل کرنا چاہئے بنگلہ دیش کے محافظین ختم نبوت علماء بنگلہ دیش کیلئے بھی آج وہی تلخ پھل جو رہے ہیں جن کی کڑواہٹ سے آج پاکستان کے عوام بے چین و بدحال ہیں پاکستانی قوم کے اس عبرتناک انجام سے بنگلہ دیش کی حکومت اور انصاف پسند عوام کو سبق سیکھنا چاہئے۔ ورنہ وہ دن دُور نہیں کہ احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھانے کی پاداش میں بنگلہ دیش کی گلیوں میں بھی باقی فرقوں کے مسلمانوں کا خون ارزاں ہو کر بہنے لگے گا اور وہاں کے حکمران بھی عبرت کا نشان بن جائیں گے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

بن کے مسیحا آیا ہے

اے اہلِ غرب ہوشیار رہو اک اور مجاہد آیا ہے
قرآن کا سہرا گاتے ہوئے سوتوں کو جگانے آیا ہے
رحمت کی ردائیں سر پر ہیں اللہ کا ان کو سہارا ہے
رحمان کی چاہت دل میں لئے مسرور ہمارا آیا ہے
اب کھیت میں سرسوں پھولے گی اور راگ پپیہا گائے گا
ربوہ کی زمیں کا بنجارہ ملہار سنانے آیا ہے
اجداد کا تھام کے پیمانہ اب جام پلائے گا ساقی
یورپ کی غریب الوطنی میں وہ بن کے مسیحا آیا ہے
کیوں چھایا ہے ہر سمت قہر اور راہ میں راہزن بکھرے ہیں
اُٹھ باندھ کمر ایمان بچا رکھوالا دین کا آیا ہے
تا عہد چمن کے پودوں کا ہر حال میں دیپ جلائیں گے
طاہر نے ہمیں جو درس دیا دُہرانے سبق وہ آیا ہے
اللہ کی رسی تھام کے جب اک تال پہ بڑھتے جائیں گے
اُٹھ اُٹھ کے زمانہ دیکھے گا، یہ کون سا غازی آیا ہے
مکار عدو کی مکاری اب خاک میں لتھڑی جائے گی
سب لاف دھرے رہ جائیں گے اب وقت تمہارا آیا ہے
لاریب کہانی احمد کی تقدیر کی لوح پہ لکھی ہے
بڑھانے اس افسانے کو منصور کا جایا آیا ہے
خبیر خدا کی خبروں میں اک خبر تمہاری کندہ تھی
انی معک یا مسرور کی بن تعبیریں آیا ہے
بے نور نگاہیں ہیں جن کی افلاس ہے جن کے محلوں پر
غربت کے اسی اندھیارے میں، وہ دیکھو بادشاہ آیا ہے (نبیلہ رفیق فوزی ناروے)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو معاف کروگے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں تمہاری عزت پہلے سے زیادہ قائم کرے گا

آج اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے کوئی دکھا سکتا ہے تو وہ احمدی ہیں جنہوں نے ان احکامات پر عمل پیرا ہونے کے لئے زمانے کے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی ہے

معاشرے میں عفو ودرگزر کے قیام کے سلسلہ میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۰؍فروری ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۰؍تبلیغ ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہاہے۔

اشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشھد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرّحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ- وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (سورة ال عمران آیت :۱۳۵)

معاشرے میں جب برائیوں کا احساس مٹ جائے تو ایسے معاشرے میں رہنے والا ہر شخص کچھ نہ کچھ متاثر ضرور ہوتا ہے اور اپنے نفس کے بارے میں، اپنے حقوق کے بارے میں زیادہ حساس ہوتا ہے اور دوسرے کی غلطی کو ذرا بھی معاف نہیں کرنا چاہتا، چنانچہ دیکھ لیں، آج کل کے معاشرے میں کسی سے ذرا سی غلطی سرزد ہو جائے تو ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے چاہے اپنے کسی قریبی عزیز سے ہی ہو اور بعض لوگ کبھی بھی اس کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اسی وجہ سے پھر خاوند بیوی کے جھگڑے، بہن بھائیوں کے جھگڑے، ہمسایوں کے جھگڑے، کاروبار میں حصہ داروں کے جھگڑے، زمینداروں کے جھگڑے ہوتے ہیں حتیٰ کہ بعض دفعہ راہ چلتے نہ جان نہ پہچان ذرا سی بات پہ جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک راہ گیر کا کندھا رش کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ٹکرا گیا، کسی پر پاؤں پڑ گیا تو فوراً دوسرا آنکھیں سرخ کر کے کوئی نہ کوئی سخت بات اس سے کہہ دیتا ہے پھر دوسرا بھی کیونکہ اسی معاشرے کی پیداوار ہے، اس میں بھی برداشت نہیں ہے، وہ بھی اسی طرح کے الفاظ الٹا کے اس کو جواب دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ پھر بات بڑھتے بڑھتے مرپھٹول اور خون خرابہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر بچے کھیلتے کھیلتے لڑ پڑیں تو بڑے بھی بلاوجہ بیچ میں کود پڑتے ہیں اور پھر وہ حشر ایک دوسرے کا ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ اور اس معاشرے کی بے صبری اور معاف نہ کرنے کا اثر غیر محسوس طریق پر بچوں پر بھی ہوتا ہے، گزشتہ دنوں کسی کالم نویس نے ایک کالم میں لکھا تھا کہ ایک باپ نے یعنی اس کے دوست نے اپنے ہتھیار صرف اس لئے بیچ دیئے کہ محلے میں بچوں کی لڑائی میں اس کا دس گیارہ سال کا بچہ اپنے ہم عمر سے لڑائی کر رہا تھا کچھ لوگوں نے بیچ بچاؤ کروا دیا۔ اس کے بعد وہ بچہ گھر آیا اور اپنے باپ کا ریوالور یا کوئی ہتھیار لے کے اپنے دوسرے ہم عمر کو قتل کرنے کے لئے باہر نکلا۔ اس نے لکھا ہے کہ شکر ہے پستول نہیں چلا، جان بچ گئی۔ لیکن یہ ماحول اور لوگوں کے رویے معاشرے پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اور معاشرے کی یہ کیفیت ہے اس وقت کہ بالکل برداشت نہیں معاف کرنے کی بالکل عادت نہیں، اور یہ واقعہ جو میں نے بیان کیا ہے پاکستان کا ہے لیکن یہاں یورپ میں بھی ایسے ملتے جلتے بہت سے واقعات ہیں جن کی مثالیں ملتی ہیں۔ بعض دفعہ اخباروں میں آ جاتا ہے۔ تو جب اس قسم کے حالات ہوں تو سوچیں کہ ایک احمدی کی ذمہ داری کس حد تک بڑھ جاتی ہے۔ اپنے آپ کو، اپنی نسلوں کو اس بگڑتے ہوئے معاشرے سے بچانے کے لئے بہت کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمارے لئے کس قدر ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم قرآنی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو آسائش میں خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی، اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس میں احسان کرنے والوں کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ جب تم یہ نہیں دیکھو گے کہ تمہاری ضروریات پوری ہوتی ہیں کہ نہیں تمہیں مالی کشائش ہے یا نہیں اور ہر حال میں اپنے بھائیوں کا خیال رکھو گے تو نیکی کرنے کی روح پیدا ہوگی اور پھر فرمایا کہ ایک بہت بڑا خلق تمہارا غصے کو دبانا ہے۔ اور لوگوں سے عفو کا سلوک کرنا ہے اور ان سے درگزر کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگوں سے عفو کا سلوک کروگے معاف کرنے کی عادت ڈالوگے، اس لئے کہ معاشرے میں فتنہ نہ پھیلے، اس لئے کہ تمہارے اس سلوک سے شاید جس کو تم معاف کر رہے ہو اس کی اصلاح ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے میں محبت کرتا ہوں۔

آج کل کے معاشرے میں جہاں ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے یہ خُلق تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور بھی پسندیدہ ٹھہرے گا اور آج اگر یہ اعلیٰ اخلاق کوئی دکھا سکتا ہے تو احمدی ہی ہے۔ جنہوں نے ان احکامات پر عمل پیرا ہونے کے لئے زمانے کے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عفو کے مضمون کی اہمیت کے پیش نظر مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں اس بارے میں احکامات دیئے ہیں، مختلف معاملات کے بارے میں، مختلف سورتوں میں۔ میں ایک دو اور مثالیں پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ﴾ (سورة الاعراف : ۲۰۰) یعنی عفو اختیار کر، معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔ یہاں فرمایا معاف کرنے کا خُلق اختیار کرو اور اچھی باتوں کا حکم دو اگر کسی سے زیادتی کی بات دیکھو تو درگزر کرو۔ فوراً غصہ چڑھا کر لڑنے بھڑنے پر تیار نہ ہو جایا کرو اور ساتھ یہ بھی کہ جو زیادتی کرنے والا ہے اس کو بھی آرام سے سمجھاؤ کہ دیکھو تم نے ابھی جو باتیں کی ہیں مناسب نہیں ہیں اور اگر وہ باز نہ آئے تو وہ جاہل شخص ہے، تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ پھر ایک طرف ہو جاؤ چھوڑ دو اس جگہ کو اور اس کو بھی اس کے حال پر چھوڑ دو۔ دیکھیں کہ یہ کتنا پیارا حکم ہے اگر کسی طرح عفو اختیار کیا جائے تو سوال ہی نہیں ہے کہ معاشرے میں کوئی فتنہ وفساد کی صورت پیدا ہو۔ لیکن یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح تو پھر فتنہ پیدا کرنے والے اور فساد کرنے والوں کو کھلی چھٹی مل جائے گی، وہ شرفاء کا جینا حرام کر دیں گے۔ اور شریف آدمی پرے ہٹ جائے گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ فساد کرنے والے معاشرے میں رہیں اور فساد بھی کرتے رہیں، ان کی اصلاح بھی تو ہونی چاہئے اگر تمہارا معاف کرنا ان کو راس نہیں آتا تو پھر ان کی اصلاح کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو بھی چھوڑا نہیں ہے دوسری جگہ حکم فرمایا ہے۔ کہ ﴿وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا- فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ- اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (سورة الشوریٰ : ۴۱) بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے اور جو معاف کرے اور اصلاح کو مدنظر رکھے اس کا بدلہ دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

اب ہر کوئی تو بدی کا بدلہ نہیں لے سکتا کیونکہ اگر یہ دیکھے کہ فلاں شخص کی اصلاح نہیں ہو رہی باز نہیں آ رہا تو خود ہی اگر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے گی تو پھر تو اور فتنہ وفساد معاشرے میں پیدا ہو جائے گا۔ یہ تو قانون کو ہاتھ میں لینے والی باتیں ہو جائیں گی۔ اس کی وجہ سے ہر طرف لاقانونیت پھیل جائے گی۔ اس کے لئے بہرحال ملکی قانون کا سہارا لینا ہوگا، قانون پھر خود ہی ایسے لوگوں سے نبٹ لیتا ہے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر ایسے، اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے والے، لڑائی کرنے والے، فتنہ وفساد پیدا کرنے

والے، لاقانونیت پھیلانے والے جب قانون کی گرفت میں آتے ہیں تو پھر صلح کی طرف رجوع کرتے ہیں، سفارشیں آرہی ہوتی ہیں کہ ہمارے سے صلح کرلو تو فرمایا کہ اصل میں تو تمہارے مدنظر اصلاح ہے اگر سمجھتے ہو کہ معاف کرنے سے اس کی اصلاح ہوسکتی ہے تو معاف کردو لیکن اگر یہ خیال ہو کہ معاف کرنے سے اس کی اصلاح نہیں ہوسکتی یہ تو پہلے بھی یہی حرکتیں کرتا چلا جارہا ہے اور پہلے بھی کئی دفعہ معاف کیا جاچکا ہے لیکن اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی، ناقابل اصلاح شخص ہے تو پھر بہرحال ایسے شخص کو سزا ملنی چاہئے۔ اور اس کے مطابق جماعتی نظام میں بھی تعزیر کا، سزا کا طریق رائج ہے، جب اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑو گے، جب دوسروں کے حقوق غصب کرو گے جب بھائی کی زمین یا جائیداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کرو گے، جب بیوی پر ظلم کرو گے تو نظام کی طرف سے تو سزا ملے گی۔ جس کو سزا ملی ہو وہ درخواستیں لکھنا شروع کردیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ فوراً معاف کرنے والا حکم ان کے سامنے آجاتا ہے اور اس کے مفسر بن جاتے ہیں۔ اگلی بات بھول جاتے ہیں کہ اصلاح کی خاطر سزا دینا بھی اللہ کا حکم ہے۔ ہر احمدی کو ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اس بھیانک معاشرے میں اس نے بھی اپنا رویہ ٹھیک نہ کیا تو پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق وہ جماعت سے کاٹا جائے گا۔ بہرحال اصلاح کی خاطر عفو سے کام لینا مستحسن ہے۔ لیکن اگر بدلہ لینا ہے تو ہر ایک کا کام نہیں ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ یہ قانون کا کام ہے کہ اصلاح کی خاطر قانونی کارروائی کی جائے یا اگر نظام جماعت کے پاس معاملہ ہے تو نظام خود دیکھے گا ہر ایک کو دوسرے پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت بہرحال نہیں ہے۔

جیسا کہ میں نے شروع میں کہا کہ چھوٹی موٹی غلطیوں سے درگزر کردینا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ معاشرے میں صلح جوئی کی بنیاد پڑے، صلح کی فضا پیدا ہو۔ عموماً جو عادی مجرم نہیں ہوتے وہ درگزر کے سلوک سے عام طور پر شرمندہ ہوجاتے ہیں اور اپنی اصلاح بھی کرتے ہیں اور معافی بھی مانگ لیتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ مومنوں کو یہ عام ہدایت دی ہے کہ انہیں دوسروں کی خطاؤں کو معاف کرنا اور ان کے قصوروں سے درگزر کرنا چاہئے مگر معاف کرنے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ بعض لوگ نادانی سے ایک طرف نکل گئے ہیں اور بعض دوسری طرف۔ وہ لوگ جن کا کوئی قصور کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجرم کو سزا دینی چاہئے تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور جو قصور کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ معاف کرنا چاہئے خدا خود بھی بندے کو معاف کرتا ہے۔ تو جب خدا بندے کو معاف کرتا ہے تم بھی بندوں کے حقوق ادا کرو نا۔ وہی سلوک تمہارا بھی بندوں کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مگر یہ سب خود غرضی کے فتوے ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ خدا معاف کرتا ہے تو بندے کو بھی معاف کرنا چاہئے وہ اس قسم کی بات اسی وقت کہتا ہے جب وہ خود مجرم ہوتا ہے۔ اگر مجرم نہ ہوتا تو ہم اس کی بات مان لیتے لیکن جب اس کا کوئی قصور کرتا ہے تب وہ یہ بات نہیں کہتا، اسی طرح جو شخص اس بات پر زور دیتا ہے کہ معاف نہیں کرنا چاہئے بلکہ سزا دینی چاہئے وہ بھی اسی وقت یہ بات کہتا ہے جب کوئی دوسرا شخص اس کا قصور کرتا ہے لیکن جب وہ خود کسی کا قصور کرتا ہے تب یہ بات اس کے منہ سے نہیں نکلتی۔ اس وقت وہ یہی کہتا ہے کہ خدا جب معاف کرتا ہے تو بندہ کیوں معاف نہ کرے۔ پس یہ دونوں فتوے خود غرضی پر مشتمل ہیں۔ اصل فتویٰ وہی ہوسکتا ہے جس میں کوئی اپنی غرض شامل نہ ہو اور وہ وہی ہے جو قرآن کریم نے دیا ہے کہ جب کسی شخص سے کوئی جرم سرزد ہو تو تم یہ دیکھو کہ سزا دینے میں اس کی اصلاح ہوسکتی ہے یا معاف کرنے میں۔

(تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۸۵)

اب میں اس بارے میں احادیث سے کچھ روشنی ڈالتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی بیان کروں گا۔

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والوں سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی تو دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگزر کر۔ (مسند احمد بن حنبل)

فرمایا کہ تمہارا مقام اس طرح بنے گا، تم ہر اس شخص سے جو کسی بھی طریق سے تمہارے ساتھ برا سلوک کرتا ہے، تمہارے سے تعلق توڑتا ہے، تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، تمہارے ساتھ لڑنے مارنے پر آمادہ ہے تمہیں طاقت ہے تو پھر بھی تم اس سے درگزر کرو اور یہی نیکی کا اعلیٰ معیار ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ اگر تم معاف کردو گے تو تمہاری اس حرکت کی فضیلت صرف میری نظر میں ہے یا خدا کی نظر میں ہے بلکہ یاد رکھو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو معاف کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی تمہاری عزت پہلے سے زیادہ قائم کرے گا کیونکہ عزت اور ذلت سب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا ایک خادم ہے جو غلط کام کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستر مرتبہ درگزر کرلیا کرو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۹۰ مطبوعہ بیروت)

جو اپنے ملازمین پہ بلاوجہ سختیاں کرتے ہیں ان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے۔ جو اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک نہیں کرتے ان کو بھی اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔

ایک اور روایت حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں ہے۔ حضرت ابو بکرؓ سے زیادہ آنحضرت ﷺ کا کوئی دوست، ساتھی اور رفیق نہیں تھا۔ ہجرت کے دوران بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کا ساتھ دیا اور آپؐ کے ساتھ رہے اور قربانیاں کیں۔ آنحضرت ﷺ آپؓ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے، ایمان بھی لائے تو بغیر کسی دلیل کے، تو ان سب باتوں کے باوجود کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت تعلق اور پیار تھا، اور آپ خلق عظیم پر قائم تھے اس لئے اپنے قریبیوں سے بھی اعلیٰ اخلاق کی توقع کرتے تھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابو بکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برا بھلا کہنا شروع کیا حضورؐ اس کی باتیں سن کر تعجب کے ساتھ مسکرا رہے تھے، جب اس شخص نے بہت کچھ کہہ لیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس کی ایک آدھ بات کا جواب دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور آپ مجلس سے تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے، عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ آپ کی موجودگی میں مجھے برا بھلا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے مسکرا رہے تھے لیکن جب میں نے جواب دیا تو آپ غصے ہوگئے اس پر آپ نے فرمایا وہ گالی دے رہا تھا تم خاموش تھے تو خدا کا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا لیکن جب تم نے اس کو الٹ کر جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا۔ (مشکوٰۃ۔ ابو ہریرہ)

اور جب شیطان آ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں بیٹھنے کا کوئی مطلب نہیں تھا۔ یہ ہیں وہ معیار جو آپؐ نے اپنے صحابہؓ میں پیدا کئے اور پیدا کرنے کی کوشش کی اور یہی ہیں وہ معیار جن کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخرین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے رسول اللہؐ کی توریت میں بیان فرمودہ علامت پوچھی گئی تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی تند خو اور سخت دل نہ ہوگا۔ نہ بازاروں میں شور کرنے والا، برائی کا

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش 237-0471, 237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220333

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel.Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

بدلہ برائی سے نہیں دے گا بلکہ عفو اور بخشش سے کام لے گا۔(بخاری کتاب البیوع باب کراهیة الشعب فی السوق)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس بات کی گواہ ہے بلکہ آپ نے تو اپنے جانی دشمنوں تک کو معاف فرمایا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔(مسلم کتاب الفضائل باب ٢٠ صفحه ٢٩) اب دیکھیں وہ یہودیہ جس نے گوشت میں زہر ملا کر آپ کو کھلانے کی کوشش کی تھی اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا بھی، اس کا اثر بھی ہوا، بہرحال آپ نے اسے بھی معاف فرمادیا۔

حضرت معاذ بن رفاعہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ منبر پر چڑھے اور پھر بے اختیار رو دیئے اور فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال جب منبر پر چڑھے تو رونے لگے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی کو مل سکتی ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے حق میں بددعا کرنے والوں کو کہا میں دنیا میں لعنت کے لئے نہیں بلکہ رحمت کے لئے آیا ہوں۔(صحیح بخاری بعث النبی ﷺ)

جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو ذاتی دشمنوں پر بھی محیط تھا۔اس لئے دشمنوں کو بھی آپ کے اس خلق کا پتہ تھا کہ آپ میں یہ بہت اعلیٰ خلق ہے۔اور اسی وجہ سے ان کو جرأت پیدا ہوتی تھی کہ وہ باوجود دشمنیوں کے آپ کے سامنے آکے معافی مانگ لیا کرتے تھے۔

ایک مثال دیکھیں کہ ھبار بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں ان کا حمل ضائع ہو گیا اور بالآخر یہی چوٹ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔اس جرم کی بنا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا فیصلہ فرمایا تھا۔فتح مکہ کے موقع پر یہ بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لائے تو ھبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے عرض کیا کہ پہلے تو میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا مگر پھر آپ کے عفو اور رحم کا خیال مجھے آپ کے پاس واپس لے آیا ہے۔اے خدا کے نبی! ہم جاہلیت اور شرک میں تھے خدا نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ میں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں پس میری جہالت سے صرف نظر فرمائیں۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی معاف فرمایا، بخش دیا اور فرمایا جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا۔اللہ کا یہ احسان ہے جس نے تمہیں قبول اسلام کی توفیق دی۔(السیرة الحلبیه جلد ٣ صفحه ١٠٦ ۔مطبوعه بیروت)

اپنی بیٹی کے قاتل کو معاف کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔لیکن کیونکہ آپ عفو کی تعلیم دیتے تھے اس لئے خود کر کے دکھایا کیونکہ اصل مقصد تو اصلاح ہے جب آپ نے دیکھا کہ اس کی اصلاح ہو گئی ہے تو بیٹی کا خون بھی معاف کیا اور بعض حالات میں دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی۔

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک قاتل کو پیش کیا گیا جس کے گلے میں پٹہ ڈالا گیا۔راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث کو بلوایا اور فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا کیا تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے کہا جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ۔جب وہ شخص قاتل کو لے کر جانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم اسے قتل ہی کرو گے؟ اس نے کہا جی حضور! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ، چوتھی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اسے معاف کر دیتے تو یہ اپنے گناہ اور اپنے مقتول ساتھی کے گناہ کے ساتھ لوٹتا۔(سنن ابی داؤد کتاب الدیات باب الامام یامر بالعفو)

پھر ایک اور اعلیٰ مثال دیکھیں۔عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح کاتب وحی تھا مگر بغاوت اور ارتداد اختیار کرتے ہوئے کفار مکہ سے جا ملا اور وہاں جا کر کھلے بندوں یہ کہنے لگا کہ جو میں کہتا تھا اس کے مطابق وحی بنا کر لکھ دی جاتی تھی (نعوذ باللہ) ۔اس کی ایسی حرکتوں پر اسے واجب القتل قرار دیا گیا اور بعض مسلمانوں نے یہ نذر مانی کہ اس دشمن خدا اور رسول کو قتل کریں گے مگر اس نے اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمان غنیؓ ۔کی پناہ میں آکر معافی کی درخواست کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو اعراض فرمایا مگر حضرت عثمانؓ کی اس بار بار کی درخواست پر کہ میں اسے امان دے چکا ہوں حضورؐ نے بھی اسے معاف فرما دیا اور اس کی بیعت قبول فرما لی۔ بیعت کی قبولیت کے بعد عبداللہ اپنے جرائم کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آنے سے کتراتا تھا مگر جب معاف کر دیا تو پھر دیکھیں کیا رویہ ہے۔آپؐ نے اسے نہایت محبت سے پیغام بھجوایا کہ اسلام قبول کرنا اس سے پہلے کے گناہ معاف کر دیتا ہے اس لئے تم شرمندہ ہو کے گھبراؤ نہ، چھپو نہیں۔(السیرة الحلبیه جلد ٣ صفحه ١٠٢۔١٠٤۔بیروت)

پھر ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے اسلام کے خلاف جنگوں کے دوران کفار قریش کو اکسانے اور بھڑکانے کا فریضہ خوب ادا کیا تھا۔وہ ابھارنے کے لئے اشعار پڑھتی تھی۔مردوں کو انگیخت کیا کرتی تھی کہ اگر فتح مند ہو کے لوٹو گے تو تمہارا استقبال کریں گے ورنہ نہیں ہمیشہ کی جدائی اختیار کر لیں گی۔

(السیرة النبیویه ابن هشام جلد ٣ صفحه ١٥١. دارالمعرفة بیروت)

جنگ احد میں اسی ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کی نعش کا مثلہ کیا، اس نے ان کے ناک، کان اور دیگر اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑ دیا اور ان کا کلیجہ نکال کر چبا لیا۔فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی بیعت لے رہے تھے تو یہ ہند بھی نقاب اوڑھ کر آ گئی، کیونکہ اس کے جرائم کی وجہ سے اسے واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ بیعت کے دوران اس نے بعض شرائط بیعت کے بارے میں استفسار کیا۔ نبی کریمؐ پہچان گئے کہ ایسی دیدہ دلیری ہند کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتی تو آپؐ نے پوچھا کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں جو پہلے گزر چکا آپ اس سے درگزر فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کو بھی معاف فرما دیا اور ہند پر آپ کے عفو و کرم کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی۔واپس گھر جا کر اس نے تمام بت توڑ دیئے۔

اسی شام جب اس نے بیعت کی ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ضیافت کا اہتمام بھی کیا اور خاص طور پر دو بکرے ذبح کروائے اور بھون کر حضور کی خدمت میں بھجوائے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آج کل جانور کم ہیں اس لئے حقیر سا تحفہ بھیج رہی ہوں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دعا دی اور عفو کا یہ سلوک دیکھیں کہ نہ صرف معاف کیا بلکہ اس کو دعا بھی دی۔کہ اے اللہ ہند کے بکریوں کے ریوڑ میں بہت برکت ڈال دے، چنانچہ اس دعا کے نتیجے میں بہت برکت پڑی اور اس سے بکریاں سنبھالی نہ جاتی تھیں۔

(سیرة الحلبیه جلد٣ صفحه ١١٨. مطبوعه بیروت)

کعب بن زہیر ایک مشہور عرب شاعر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان خواتین کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے گندے اشعار کہا کرتے تھے اس بنا پر رسول اللہ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا۔کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہو چکا ہے اس لئے تم آکر رسول اللہ سے معافی مانگ لو، چنانچہ وہ مدینے آکر اپنے جاننے والے کے پاس آ کر ٹھہرا اور فجر کی نماز نبی کریم کے ساتھ مسجد نبوی میں جا کر ادا کی۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا تعارف کرائے بغیر یہ کہا کہ یا رسول اللہ! کعب بن زہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے اگر اسے اجازت ہو تو اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔(آپؐ اس کو شکل سے نہیں پہچانتے تھے) آپؐ نے فرمایا ہاں۔تو وہ کہنے لگا کہ میں ہی کعب بن زہیر ہوں یہ سنتے ہی ایک انصاری کیونکہ اس کے قتل کا حکم تھا اس کو قتل کرنے کے لئے اٹھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اب چھوڑ دو یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے۔پھر اس نے ایک قصیدہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی چادر انعام کے طور پر اس کے اوپر ڈال دی اور اس طرح یہ دشمن بھی معافی کے ساتھ ساتھ انعام لے کر واپس آیا۔

(السیرة الحلبیه جلد ٣ صفحه ٢١٤۔٢١٥)

پھر عبداللہ بن ابی بن سلول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا زیادتیاں نہیں کیں، ہر ایک جانتا ہے لیکن آپ نے اسے بھی معاف فرمایا، ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کی تمام تر گستاخیوں اور شرارتوں کے باوجود اس کی وفات پر اس کا جنازہ پڑھایا حضرت عمرؓ کو اس بات کا بڑا غصہ تھا آپ بار بار اصرار کیا کرتے تھے کہ حضور اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔اور حضرت عمرؓ اس کی زیادتیاں بھی آپؐ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو برابر ہے اگر تم ستر مرتبہ بھی استغفار کرو تو اللہ

شریف جیولرز
شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ربوہ۔پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

ان کو نہیں بخشے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے پتہ ہو کہ ستر سے زائد مرتبہ استغفار سے یہ بخشے جائیں گے تو میں ستر سے زائد بار استغفار کروں۔ پھر بھی آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور جنازہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے گئے۔ (بخاری کتاب الجنائز)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کی تو بے انتہا مثالیں ہیں کس کس کو بیان کیا جائے ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ یہ اس تعلیم کا عملی نمونہ تھا جسے لے کر آپ آئے تھے۔ اس تعلیم کو آج پھر ہر احمدی نے اس معاشرے میں جاری کرنا ہے اپنے پر لاگو کرنا ہے۔ کیونکہ زمانے کے امام کے ساتھ ہم نے عہد کیا ہے کہ اس تعلیم کا عملی نمونہ بن کر دکھائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ درگزر اور عفو کی عادت ڈالیں۔ یہ نہیں ہے کہ چونکہ جماعت میں قضا کا یا امور عامہ کا یا اصلاح وارشاد یا تربیت کا شعبہ قائم ہے اس لئے ضرور ان کو مصروف رکھنا ہے۔ ذرا ذرا سی باتوں کے جھگڑے کر ان تک پہنچ جانا ہے۔ میرے خیال میں تو ذرا سی بھی برداشت کا مادہ پیدا ہو جائے تو آدھے سے زیادہ مسائل اور جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں گو دوسروں کی نسبت یہ جھگڑے بہت کم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بھی آدھے جھڑ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود حضرت ابوبکرؓ کے نمونے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی، اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے اور ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ ابوبکرؓ کے گھر سے دو وقت روٹی کھایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کی خطا پر قسم کھائی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۚ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾۔ اور پھر حضرت ابوبکرؓ نے اپنے عہد کو توڑ دیا اور بدستور اس کو روٹی جاری کر دی کھانا کھلانا شروع کر دیا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۱)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئی ہیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا مگر ان کو ﴿أَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضورؐ کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔

اب حضرت مسیح موعودؑ کے عفو کی چند مثالیں دیتا ہوں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک عورت نے حضرت مسیح موعود کے گھر سے کچھ چاول چرائے، چور کا دل نہیں ہوتا اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بیتابی اور اس کا ادھر ادھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ یعنی وہ چوری کرلے تو اس کے ایکشنز (Actions) اور طرح کے ہو جاتے ہیں۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ وہ وہاں موجود تھا۔ اس کی تیز نظر تھی اس کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے اور شور پڑ گیا۔ اس کی بغل میں سے کوئی پندرہ سیر کے قریب چاولوں کی گٹھڑی نکلی اور اس کو ملامت اور پھٹکار شروع ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود بھی کسی وجہ سے ادھر تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا واقعہ ہے تو لوگوں نے یہ بتایا تو فرمایا کہ یہ محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور فضیحت نہ کرو یعنی بلاوجہ اس کو کچھ کہو نہ۔ اور خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ ۱۰۵۔۱۰۶)

پھر خان صاحب اکبر خان صاحب نے بتایا کہ مسجد مبارک کی اوپر کی چھت پر حضرت اقدس کے مکان تک جانے کے لئے پہلے بھی اسی طرح ایک راستہ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ لالٹین اٹھا کر حضرت اقدس کو راستہ دکھانے لگے۔ اتفاق سے لالٹین ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور لکڑی پر تیل پڑا اور اوپر نیچے سے آگ لگ گئی۔ کہتے ہیں بہت پریشان ہوا۔ بعض اور لوگ بھی بولنے لگے لیکن حضور نے فرمایا خیر ایسے واقعات ہو ہی جاتے ہیں۔ مکان بچ گیا اور ان کو کچھ نہ کہا۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ ۱۰۴)

خان اکبر صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وطن چھوڑ کر قادیان آگئے تو ہم کو حضرت اقدس نے اپنے مکان میں ٹھہرایا۔ حضورؑ کا قاعدہ یہ تھا کہ رات کو عموماً موم بتی جلا لیا کرتے تھے۔ اور بہت سی موم بتیاں اکٹھی روشن کر دیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں میں میں آیا میری لڑکی بہت چھوٹی تھی ایک دفعہ حضرت اقدسؑ کے کمرے میں بتی جلا کر رکھ آئی، اتفاق ایسا ہوا کہ وہ بتی گر پڑی۔ اور حضورؑ کی کتابوں کے بہت سارے مسودات اور چند اور چیزیں جل گئیں اور نقصان ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو سارا نقصان ہو گیا ہے۔ سب کو بہت سخت پریشانی اور گھبراہٹ شروع ہو گئی یہ کہتے ہیں کہ میری بیوی اور لڑکی بھی بہت پریشان تھی کہ حضورؑ اپنی کتابوں کے مسودات بڑی احتیاط سے رکھا کرتے تھے وہ سارے جل گئے ہیں لیکن جب حضورؑ کو اس بات کا علم ہوا تو کچھ نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ کوئی اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ ۱۰۳)

پھر دیکھیں آپ کے مخالف اور معاند مولوی محمد حسین بٹالوی ہماری جماعت میں ان کو جانتے ہیں وہ جوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوست اور ہم مکتب تھے یعنی اکٹھے پڑھا کرتے تھے اور حضورؑ کی پہلی تصنیف "براہین احمدیہ" پر انہوں نے بڑا شاندار ریویو بھی لکھا تھا اور یہاں تک لکھا تھا کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں اسلام کی تائید میں کوئی کتاب اس شان کی نہیں لکھی گئی۔ مگر مسیح موعود کے دعویٰ پر یہی مولوی صاحب مخالف ہو گئے اور مخالف بھی ایسے کہ انتہا کو پہنچ گئے اور حضرت مسیح موعودؑ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور دجال وغیرہ کہا (نعوذ باللہ) اس طرح سارے ملک میں مخالفت کی آگ بھڑکائی۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے اقدام قتل والے مقدمے میں بھی مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب عیسائیوں کی طرف سے گواہ کے طور پر پیش ہوئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کے وکیل مولوی فضل دین صاحب جو ایک غیر احمدی بزرگ تھے، مولوی محمد حسین کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے اُن کے حسب ونسب کے بارے میں بعض طعن آمیز سوالات کرنے لگے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں روک دیا کہ میں آپ کو ایسے سوالات کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور یہ کہتے ہوئے آپؑ نے جلدی سے اپنا ہاتھ مولوی فضل دین صاحب کے منہ پر رکھا کہ کہیں ان کی زبان سے کوئی ایسا فقرہ نکل نہ جائے۔ تو اس طرح آپ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر اپنے جانی دشمن کی عزت وآبرو کی حفاظت فرمایا کرتے تھے اور یہاں بھی فرمائی۔ اس کے بعد مولوی فضل دین صاحب موصوف ہمیشہ یہ واقعہ حیرت سے ذکر کیا کرتے تھے کہ مرزا صاحب عجیب اخلاق کے انسان ہیں کہ ایک شخص ان کی عزت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے۔ اور اس کے جواب میں اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے اس پر بعض سوالات کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ میں ایسے سوالات کی اجازت نہیں دیتا۔ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۳ تا ۵۵)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ یعنی مومن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یاوہ گو ظالم طبع لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور بے ہودگی کا بے ہودگی سے جواب نہیں دیتے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۲۲)

فرمایا ہم دنیا میں دیکھتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان سے ایک دو مرتبہ عفو ودرگزر کیا جائے اور نیک سلوک کیا جائے تو اطاعت میں ترقی کرتے اور اپنے فرائض کو پوری طرح سے ادا کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض شرارت میں اور بھی زیادہ ترقی کرتے اور احکام کی پرواہ نہ کر کے ان کو توڑ دینے کی طرف دوڑتے ہیں۔ اب اگر ایک خدمت گار کو جو نہایت شریف الطبع آدمی ہے اور اتفاقاً اس سے غلطی ہو گئی ہے اسے اٹھ کر مارنے اور پیٹنے لگ جائیں تو کیا وہ کام دے سکے گا نہیں، بلکہ اسے تو عفو ودرگزر کرنا ہی اس کے واسطے مفید اور اس کی اصلاح کا موجب ہے۔ مگر ایک شریر کو جس کا بارہا تجربہ ہو گیا ہے کہ وہ عفو نہیں سمجھا بلکہ اور بھی شرارت میں قدم آگے رکھتا ہے اس کو ضرور سزا دینی پڑے گی اور اس کے واسطے مناسب یہی ہے کہ سزا دی جاوے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵۲۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے، تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو، اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

لوگوں میں غصے کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ (یعنی جماعت کے ممبران کی اصلاح ان کے اخلاق سے شروع ہوتی ہے) چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے اس کے لئے درد دل سے دعا کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے ہی خدا کا بھی قانون ہے، جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہیں ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں، خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود ہی قریب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے ﴿كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ﴾ (بنی اسرائیل: ۸۵)۔ بعض آدمی کسی قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور، اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا برا، لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۶ تا ۱۲۹)۔ اصلاح کی کوشش کرو تو اصلاح ہو سکتی ہے۔

پھر فرمایا تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(کشتیٔ نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں، جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتیٔ نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو ہمیشہ اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ پیروی کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے والے بنیں۔ آمین

❀❀❀........❀........❀❀❀

بقیہ صفحہ: 1

ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی۔ اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے۔ کیونکہ خدا کی یہ شان ہے۔

بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيْسُهُمْ۔ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو تخلقوا باخلاق اللّٰہ میں پیش کی گئی ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 89-87 مطبوعہ ربوہ)

بقیہ صفحہ (1)

آج احسان کا مضمون بیان کروں گا۔ گذشتہ خطبہ میں عدل کے متعلق بیان کرتے ہوئے میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن ایک منزل پر آ کر ٹھہر نہیں جاتا اس اعتبار سے ہماری انتہا صرف عدل قائم کرنا نہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھنا ہے کل میں نے اپنی افتتاحی تقریر میں (جماعت احمدیہ گھانا کے سالانہ جلسہ کی افتتاحی تقریر) عرض کیا تھا کہ عدل کا معیار اس حد تک لے جاؤ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں عدل کرنے سے نہ روکے اسکے آگے احسان کا حکم ہے یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اسمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ احسان کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے احسان کے خلق کیلئے تقویٰ اختیار کرنے کی بہت ضرورت ہے ہمیں تقویٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل تک پہنچنا ہوگا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی تین منازل کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم اس حد تک تقویٰ اختیار کر لو گے تو تم احسان کرنے والے بن جاؤ گے۔

یاد رکھیں کہ ہر وہ شخص جو چاہتا ہے کہ اللہ کا محبوب بن جائے اللہ اُسکا دوست اور ولی ہو اللہ ہر مصیبت اور ابتلا سے اس کو نکالے تو جب تم اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک لے جاؤ گے کہ احسان کرنے والے بن سکو تو پھر تم اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر احسان کی مختلف شکلیں بیان کی ہیں کہیں فرمایا اللہ کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ یہ احسان ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خدا پر احسان نہیں بلکہ ہم خدا کی راہ میں خرچ کر کے خود پر احسان کرتے ہیں لہذا اس وجہ سے بہت سی بلاؤں سے محفوظ ہو جاتے ہیں اللہ فرماتا ہے کہ جس طرح تم اپنے قریبیوں کے ساتھ بغیر کسی ذاتی فائدہ کے سلوک کرتے ہو اور بے نفس ہو کر جیتے ہو اسی طرح اللہ کی دوسری مخلوق سے بھی حسن سلوک کرو ان کے کام آؤ جو چیزیں اپنے لئے پسند کرتے ہو ان کے لئے بھی پسند کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اس زمانے کے امام مسیح موعود و مہدی معہود پر ایمان کی نعمت سے نوازا ہے اس لئے تم اپنے ہم قوموں کو بھی یہ روشنی وسیع پیمانے پر پہنچاؤ اور یہ تمہارا ان پر احسان ہوگا اور یہ بھی یاد رکھو کہ تعلق قائم کر کے پھر چھوڑنا نہیں بلکہ ان سے پختہ رابطے بنانے ہیں اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو احسان کا اعلیٰ ترین خلق دنیا میں رائج کرنا چاہئے۔

اس تعلق میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض احادیث نبویؐ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ایمان افروز اقتباسات پیش فرمائے۔ اور والدین کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ کمزوروں کے ساتھ اور ملازموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم احسان کے اعلیٰ خلق کو اپنانے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آج کا خطبہ میں نے اردو میں اسلئے دیا ہے کہ پاکستان کے ظالمانہ قانون نے خلیفہ وقت پر اسلامی تعلیم دینے کی پابندی لگائی ہوئی ہے لیکن ان دنیاداروں کو کیا پتہ ہے کہ خدا کی تدبیر انکی تدبیروں سے بہت بالا ہے خدا نے خلیفہ کی آواز پوری دنیا میں پہنچا دی ہے اور یہ خطبہ بھی یہاں سے ساری دنیا میں پہنچایا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں یہاں کی حکومت اور لوگوں کی محبت اور حسن سلوک کا ممنون ہوں اور جزاکم اللہ خیراً کہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپکو اسلام کی خوبصورت تعلیم اس خطے میں پہنچانے کی توفیق دے۔ حضور کے اس خطبہ کے بعد جماعت احمدیہ گھانا کا یہ دو روزہ سالانہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضور کے سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو اور ہر قدم پر اپنی تائیدات و نصرت فرمائے۔

دینی نصاب وامتحان مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

مجلس اطفال الاحمدیہ کا دینی نصاب کا امتحان مورخہ 04-8-29 بروز اتوار لیا جائے گا۔ قائدین کرام جوابی پرچہ جات مرکزی دفتر کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال کر دیں۔

۲۔ پرچہ جات کسی بھی علاقائی زبان میں دئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ آپ اپنی مجلس کے ناظم صاحب اطفال کے ساتھ مل کر ان کلاسز کا انعقاد کریں مجلس کے کم از کم 50 فیصد اطفال ان کلاسز میں شامل ہونے چاہئیں۔

۴۔ ان کلاسز کے انعقاد کے سلسلہ میں مبلغین و معلمین جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلبہ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(مامون الرشید تبریز۔ سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

دینی نصاب مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال 2004-2003

ستارہ اطفال: 7 سے 9 سال کے بچوں کیلئے (تمام سوالات زبانی ہوں گے)

☆۔ نماز سادہ مکمل آیت الکرسی، وضو کرنے کا طریقہ وضو کے بعد کی دعا، اذان۔ ☆۔ سورۃ الاخلاص، الفلق، الناس زبانی یاد ہوں۔ ☆۔ ارکان اسلام، ارکان ایمان۔ آداب مسجد۔ نماز جمعہ اور آداب جمعہ ☆۔ کلمہ طیبہ مع ترجمہ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا مختصر تعارف و خلفائے راشدین کے اسماء گرامی حضرت بانی جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف اور خلفاء کرام کے اسماء کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا، علم بڑھنے کی دعا۔ نظم: میری رات دن بس یہی اک صدا ہے۔

(ہلال اطفال: 10 سال سے 11 سال کے بچوں کیلئے)

نماز مکمل مع ترجمہ دعائے قنوت مع ترجمہ، اذان۔ اذان کے بعد کی دعا مع ترجمہ۔ آداب مسجد، تیمم کے مسائل ارکان ایمان اور ارکان اسلام کی مختصر تشریح ☆۔ عم پارہ کی آخری پانچ سورتیں ☆۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ☆۔ حدیث: کتاب چہل حدیث سے ابتدائی پندرہ حدیث مع ترجمہ۔ نظم: وہ پیشوا ہمارا کے دس اشعار۔ بدرگاہ ذیشان خیر الانام مکمل۔

قمر اطفال: 12 اور 13 سال کے اطفال کیلئے) حفظ کے علاوہ باقی تمام پرچہ تحریری ہوگا۔

☆۔ کتاب قمر اطفال مکمل ☆۔ بدر اطفال 14 اور 15 سال کے اطفال کیلئے حفظ کے علاوہ باقی تمام پرچہ تحریری ہوگا۔ ☆۔ کتاب بدر اطفال مکمل۔

نوٹ: دفتر ہذا کی طرف سے پرچہ جات بنوا کر ماہ اگست میں بھجوا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

گھانا (مغربی افریقہ) کے 75 ویں جلسہ سالانہ میں

حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور صدر ریپبلک گھانا کے خطابات

50 ہزار سے زائد احمدیت کے پروانوں کی شرکت

لنڈن (ایم ٹی اے) گھانا و مغربی افریقہ اور اس سے ملحقہ ممالک کے احمدیوں کی یہ خوش نصیبی ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے گھانا کے 75 ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت فرما کر انہیں اپنے بصیرت افروز خطابات سے نوازا ہے۔ اس موقع پر گھانا کے صدر ای ایچ جون اکیوکوم بھی سٹیج پر حضور کے ساتھ موجود رہے اور انہوں نے بھی خطاب فرمایا۔

18 مارچ کو یہ سالانہ جلسہ گھانا کے دارالخلافہ اکرہ میں جماعت احمدیہ کے وسیع و عریض سنٹر بستان احمد میں منعقد ہوا جس میں صدر مملکت کے علاوہ وزراء ممبران پارلیمنٹ اور ہزاروں کی تعداد میں دیگر معززین نے شرکت کی۔ ہندوستانی وقت کے مطابق حضور انور ٹھیک ساڑھے چار بجے شام جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دُعا کروائی ہزاروں افراد نے کھڑے ہو کر سفید جھنڈیاں ہاتھ میں لے کر حضور کا والہانہ استقبال کیا۔

سٹیج پر حضور کے ہمراہ صدر مملکت گھانا اور گھانا میں جماعت احمدیہ کے امیر و مشنری انچارج مکرم عبد الوہاب آدم صاحب بھی بیٹھے تھے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ سعید جبریل صاحب نے کی اور انگریزی میں ترجمہ سنایا۔ مکرم یعقوب ابوبکر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ میں سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا افتتاحی خطاب فرمایا۔

حضور اقدس نے جلسہ سالانہ کے ان مقاصد پر روشنی ڈالی جن مقاصد کے تحت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے سو سال قبل جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی۔ حضور نے فرمایا یہ جلسے اس لئے ہیں تاکہ ہم عباد الرحمن بن جائیں اور اپنی زندگی کے حقیقی مقصد عبادت کو یاد رکھیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسانی زندگی کے دو مقاصد ہیں یعنی حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی۔ ہمیں اپنی ان ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہئے کیونکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہیں۔ اس تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض ایمان افروز اقتباسات پیش فرمائے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں جو انگریزی زبان میں تھا فرمایا ہمیں قرآن مجید کا حکم ہے کہ دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کا سلوک کرنا ہے۔ یہ ایسی حسین تعلیم ہے جو آج دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی فرمایا۔ اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو فراخ دل اور نوع انسانی کا ہمدرد ہونا چاہئے اور جس جس وطن میں بھی کوئی احمدی رہے وہ اپنے وطن کا مکمل وفادار بن کر رہے فرمایا انسانیت کی خدمت کرو اور دنیا میں امن کے قیام کی کوشش کرو۔ تقویٰ اختیار کرو اور پنجوقتہ نمازوں کے پابند بنو۔

حضور انور نے فرمایا گھانا کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ملک کی پرخلوص خدمت کریں اور اس کیلئے کڑی محنت کریں فرمایا یورپ اور امریکہ کے ممالک نے جو آج ترقی کی ہے تو وہ سخت محنت اور خدمت کی وجہ سے ہی ہے فرمایا کہ گھانا کے لوگ بھی اچھی صلاحیتوں کے مالک ہیں انہیں بھی اپنے ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

اپنے بصیرت افروز خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بھی خاص طور پر خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا عورت اپنے خاوند کی گارڈین اور اپنے بچوں کی تربیت کی ذمہ دار ہے۔ فرمایا ہمارا روحانی ہتھیار دُعا ہے اس لئے دُعا کے ذریعہ تربیت کے اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو فرمایا اگر احمدی عورتیں یہ بات سمجھ لیں تو وہ اپنی آئندہ نسل کی بہتر اصلاح کر سکتی ہیں۔ نمازیں باقاعدگی سے پڑھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر عورت پہلے اٹھ جائے تو صبح کی نماز کیلئے وہ اپنے خاوند کو جگائے اور اگر خاوند اُٹھ جائے تو وہ اپنی بیوی کو جگائے فرمایا۔ پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھو اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاؤ اللہ کے آگے جھکو اور اس کی مدد کے طلبگار بنو ایسا کروگی تو کوئی طاقت تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ حضور نے تاکید سے اور زور دیکر فرمایا اے احمدی عورتو! تم نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے۔

اپنے خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جلسہ میں شرکت کرنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں نصیب ہوں اور وہ کامیابی کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں۔ اپنے بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دُعا کروائی جس میں لاکھوں احمدی ایم ٹی اے کے توسط سے شریک ہوئے۔

گھانا میں جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ سالانہ 18-19 مارچ دو روز تک رہا۔ دوسرے روز جمعہ تھا حضرت امیر المؤمنین نے بستان احمد گھانا سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ لائیو ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دنیا میں نشر کیا گیا (اس کا خلاصہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

خاص خاص جھلکیاں

☆۔ اکرا ائر پورٹ پر ہزاروں مرد و زن نے سفید جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔

☆۔ حکومت کی طرف سے بھی باقاعدہ استقبال کیا گیا اور پولیس کے دستہ نے حضور کو سلامی دی۔

☆۔ جلسہ گاہ میں نہایت خوش الحانی سے افریقی بھائیوں نے کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھا جس سے سماں بندھ گیا۔

☆۔ صدر مملکت گھانا نے حضور کے متعلق فرمایا کہ آپ خلافت سے قبل گھانا میں خدمت سرانجام دے چکے ہیں اور آپ حضور انور کو گھانا کا ہی ایک معزز باشندہ سمجھتے ہیں یاد رہے کہ حضور انور نے خلافت سے قبل گھانا میں گندم اُگانے کا کامیاب تجربہ کیا تھا جبکہ گھانا میں اس سے قبل گندم نہیں اگتی تھی۔

☆۔ صدر مملکت گھانا نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی گھانا کے لئے تعلیمی طبی اور زراعتی مساعی کی تعریف کی۔

☆۔ جلسہ میں گھانا کے مرکزی وزراء۔ ممبران پارلیمنٹ معروف ڈاکٹر صاحبان وکلاء اور سینئر حکام نے شرکت کی جن میں برطانیہ کے قائم مقام ہائی کمشنر اور بعض دیگر ممالک کے سفراء شامل ہوئے۔

☆۔ بستان احمد جو 132 ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اس موقع پر خوب سجایا گیا تھا۔

☆۔ حضور کے انگریزی خطاب کا رواں ترجمہ عربی۔ بنگالی اور فرنچ زبانوں میں کیا گیا۔

☆۔ اگرچہ 42 ڈگری سینٹی گریڈ ٹمپریچر تھا پھر بھی ہزاروں افراد ہمہ تن گوش ہو کر حضور کا خطاب سنتے رہے۔

☆۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کسی افریقن ملک سے جلسہ سالانہ کا پروگرام LIVE نشر ہوا۔

سال ۲۰۰۴ء میں تبلیغی و تربیتی جلسے

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان مبلغین اور معلمین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے دوران سال ۲۰۰۴ء درج ذیل تفصیل کے مطابق تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ مقامی سہولت کے مطابق ان تاریخوں میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵ اپریل ۲۰۰۴ء ۳ مئی ۲۰۰۴ء
جلسہ یوم خلافت	۲۷ مئی ۲۰۰۴ء
جلسہ ہائے ہفتہ قرآن مجید	یکم تا ۷ جولائی ۲۰۰۴ء
جلسہ سیرت النبی ﷺ	۲۹ اگست ۲۰۰۴ء
جلسہ یوم پیشوایان مذاہب	۳۱ اکتوبر ۲۰۰۴ء

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت سے گزارش ہے کہ مذکورہ تمام جلسوں کا انعقاد شایان شان رنگ میں کریں۔ یہ جلسے نومبائعین کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اسلئے خصوصی طور پر نومبائعین احباب و خواتین اور نئی نسل کے بچوں و بچیوں کو ان اجلاسات میں منظم طریق سے شریک کریں۔ اس طرح انہیں ان جلسوں کی اہمیت و افادیت اور برکات کا بھی علم ہوگا۔

ان جلسوں کی رپورٹس کے خلاصے نظارت اصلاح وارشاد کو بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ھندو دھرم میں جہاد بالسیف

(قسط-۳)

چوہدری خورشید پربھاکر درویش ھندی-قادیان........

تمام ہندو دھارمک مقدس گرنتھوں، ہندو سماج کی روایات اور قوم کی بلند خواہشات سے ظاہر ہے کہ یہ قوم تمام روئے عالم کو تسخیر کر کے اپنی عالمگیر شہنشاہیت قائم کرنا اپنا اولین فرض گردانتی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے ہندو دھرم کو عالمگیر بنانا اپنا جزو ایمان سمجھتی ہے مگر اس کی کامیابی کیلئے ''کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں' اور تقویٰ، خوف خدا اولین شرط ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ تسخیر عالم کیلئے ہندو آرین قوم کے تین گروپ بنائے گئے ہیں۔ جن میں دوسرا گروپ کھشتریوں کا ہے۔ ان کا فریضہ ہمیشہ جنگ و جدل، قتل و غارت، لوٹ و مار دہشت و افراتفری مچا کر فتوحات حاصل کرنا ہے۔ کھشتریوں اور شودروں کو ہمیشہ اپنے اپنے کام کرتے رہنے کا حکم ہے۔

ظاہر ہے کہ ہندو آرین قوم جب تک معمورۂ عالم کے معروف و مجہول ممالک اور اقوام کو تسخیر اور ہندو توکو قائم نہیں کر لیتی، تب تک جنگ جاری رکھے گی۔ بلکہ اگر کوئی قوم اور ملک جنگ نہ بھی کرتا ہو۔ لوگ پُرامن، پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تب بھی ہندو قوم اور راجے اُس قوم اور ملک کا محاصرہ کئے رہیں گے۔ اور ان کو ہر طرح خوف و دہشت اور عذاب میں مبتلا کئے رکھیں گے۔ اگر کسی دور میں ہندو عالمگیر شہنشاہیت قائم بھی ہو جائے۔ تو بھی مقدس ہندو دھرم گرنتھوں کے فرمان کے تحت تلوار کی جنگ پھر بھی جاری و ساری رہے گی۔

ہندو قوم کا مطمع نظر ایک عالمگیر شہنشاہیت، ایک پردھان، ایک ودھان، ایک نشان اور ایک دھرم قائم کرنا ہے۔

تسخیر عالم-کھشتری راجہ کیلئے ایشور کا فرمان

۱-''.....میں تجھے پرمیشور کی غیر متناہی قدرت اور علم و معرفت کے خزانے سے جاہ و جلال اور عالمگیر حکومت، اعلیٰ ناموری اور نیک سیرت حاصل کرنے اور فرائض سلطنت کو سرانجام دینے کیلئے مقرر کرتا ہوں''۔ (یجر وید ادھیائے ۲۰ منتر ۳ منوسمرتی ادھیائے ۷)

۲-دعا برائے تسخیر عالم:

''اے مہاراج ادھیراج! پرمیشور! یہ قدیم اور اٹل راج، دھرم سے معمور، لازوال اور گوناگون تیرا ہی ہے۔ آپ کے فضل و کرم سے یہ ہمیں حاصل ہو''۔

''میری پیدا کی ہوئی تمام روئے زمین تمہارے تابع ہو''۔ (اتھر وید کانڈ ۶ انوواک ۱۰ ورگ ۶۸ منتر ۲، رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۱۴۳ مصنفہ سوامی دیانند جی سرسوتی بانی آریہ سماج)

۳-''ہمیں پُرزور شجاع کیجئے۔ تاکہ ہم کھشتری کے اوصاف و کمال خصلت کو حاصل کر کے عالمگیر حکومت پائیں''۔ (یجر وید-ادھیائے ۳۸ منتر ۱۴ رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۹۲)

۴-''.....اے بھگوان! آپ کی عنایت سے ہماری تمام خواہشیں سچی و پوری ہوں۔ (ہماری) تسخیر عالم کی اور اقبال و حشمت حاصل کرنے کی خواہش و مراد بے اثر نہ ہو'' (یجر وید ادھیائے ۳۸ منتر ۱۴ رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۹۶)

عالمگیر شہنشاہیت پانے کی تمنا: ایک راجہ کی

۵-''میں پرمیشور کی عنایت سے سجاادھمکش (شہنشاہ) کا رُتبہ حاصل کروں۔ مانڈلک (جملہ ممالک کے) راجاؤں پر میری حکومت قائم ہو۔ تمام روئے زمین میرے زیرِ نگین ہو۔ میں دھرم اور انصاف سے سلطنت کی حفاظت کرتا ہوا، اقبال و شہرت حاصل کروں۔ اپنے قوت بازو سے سلطنت فتح کروں اور تمام راجاؤں کے درمیان اعلیٰ رتبہ اور شہرت پاؤں۔ اپنی عظیم سلطنت کیلئے عمدہ انتظام کروں اور عالمگیر حکومت کا سکھ بھوگوں۔ یعنی حاصل کروں اور تسخیر عالم کر کے رعایا کو قابو رکھتا ہوا نہایت اعلیٰ درجہ کے عالموں سے (دربار) آراستہ کروں اور ہر قسم کے وصف و کمال اور عیش و راحت کو ترقی دیتا رہوں اور پھلوں اور پھولوں''۔

(اِتریہ برہمن پنچکا ۸ کنڈکا ۶-رگوید آدی بھاش بھومکا ۱۴۴ بحوالہ مراۃ الجہاد.....)

راجہ کو تسخیر عالم کی دعوت

۶-''جس انسان کو راج (حکمرانی) کرنے کی اُمنگ ہو۔ وہ مذکورہ بالا جملہ سامانِ حشمت و اقتدار سے سلطنت حاصل کرے اور بطریق ابھیشیک (تقریب تخت نشینی) تخت نشین ہو کر رعایا کی حفاظت میں مشغول ہو۔ ایسا شخص تمام لڑائیوں میں فتح پاتا ہے اور سب جگہ فتح و کامرانی اور اعلیٰ لوک (ارفع مقام) کو حاصل کرتا ہے اور تمام راجاؤں میں شرف و عزت اور دشمنوں پر فتح پا کر خوشی اور دشمنوں کو زیر کر کے رُعب حاصل کرتا ہے اور اپنے مشیر اور معاون سبھاؤں (ذیلی شعبے) کے ذریعے بطریق مذکور تسخیر عالم سے سامانِ راحت، حفاظتِ رعایا، پُررُعب و اعلیٰ طریق حکومت اور مہاراج ادھیراج (شہنشاہ) کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ اور ملک کو فتح کر کے اس دنیا میں چکرورتی (شہنشاہ ہفت اقلیم) بن جاتا ہے۔ اور جسم چھوڑنے کے بعد سورگ لوک (جنت اور) قائم بذات اور نور مطلق پرمیشور کو پا کر سکھ اور تمام مرادیں حاصل کرتا ہے۔ اُس کی سب مرادیں برآتی ہیں اور اُسے موت اور بڑھاپا نہیں ستاتا....'' (اِتریہ برہمن پنچکا ۸ کنڈکا ۱۹-رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۱۴۵،۱۴۶)

تسخیر عالم کیلئے جنگ کی تیاری

۷-''جب راجہ دشمن سے جنگ کرنے کیلئے جائے، تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے اور سفر (جنگ) کا سب سامان حسب قاعدہ مہیا کرے۔ سب فوج، سواری، بار برداری، کافی اسلحہ ساتھ لے لے اور تمام جاسوسوں کو خفیہ طور پر مقرر کر کے دشمن کی طرف لڑائی کرنے کے واسطے بڑھے''۔ (منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۸۴ ستیارتھ پرکاش ۲۵۴)

۸-''...راجہ اپنی طاقت کو مکمل کر کے اور کوئی خاص مقصد (جنگ کے علاوہ) مشہور کر کے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جائے''۔ (منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۸۵ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۴)

تسخیر عالم کیلئے لالچ

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ شریمد بھگوت گیتا میں شری کرشن جی مہاراج نے اپنی سپاہ کو کہا تھا کہ فتح کی صورت میں اُنہیں مال و متاع اور دولت اور حکمرانی حاصل ہوگی۔ مرنے کی صورت میں شہادت اور جنت ملے گی۔ اسلئے دونوں طرح سے ہی فائدہ ہے۔

ایسا ہی دیگر دھرم گرنتھوں میں دنیاوی لالچ دیا گیا ہے اور سپاہ کو جنگجوئی پر آمادہ کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

۱-''کھشتری کی بہادری اور شجاعت یہی ہے کہ وہ جنگ کرے کیونکہ اس کے بغیر اعلیٰ دولت اور سکھ (عیش) حاصل نہیں ہو سکتا'' (شت پتھ برہمن کانڈ ۱۳ ادھیائے ۱، برہمن ۵-رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۱۴۶) منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۰۸ صفحہ ۲۲۴

۲-''چونکہ جنگ سے بے شمار دولت حاصل ہوتی ہے اس لئے اس کا نام مہادھن ہے یعنی انبار در انبار دولت۔ جنگ کے بغیر عزت اور دولت حاصل نہیں ہو سکتی'' (نکھنو ادھیائے ۳ کنڈکا ۱۷، رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۱۴۶ از سوامی دیانند جی)

۳-مال غنیمت کا لالچ

تسخیر عالم کے سلسلہ میں ہندو افواج کو حکم دیا گیا ہے کہ جنگ میں قتل و غارت اور لوٹ مار کریں۔ ممالک کو فتح کر کے وہاں کے باشندوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنا لیں۔ مال غنیمت کی تقسیم اس طرح بیان کی گئی ہے کہ اس سے خود بخود جنگ کی ترغیب ملتی ہے۔

منو جی مہاراج نے منوسمرتی میں احکامات متعلقۂ جنگ میں تفصیلاً بتایا ہے کہ مال غنیمت کے اس قانون کو کبھی نہ توڑے کہ لڑائی میں جس جس ملازم افسر نے جو رتھ، گھوڑا، ہاتھی، چھتر (تاج) دھن، دھانیہ (رسد) چارپائے۔ نیز عورات اور دیگر تمام قسم کی دولت، گھی، تیل، سوائے سونا و چاندی کے سیسہ، پیتل وغیرہ ان سب کو جو فتح کرے، وہی اس کو لیوے، سونا چاندی زمین وغیرہ جو عمدہ چیزیں فتح ہوں، اُن کا فتح کرنے والا اپنے راجہ کو دیوے یہ وید میں لکھا ہوا ہے۔ اور راجہ ان چیزوں کو ان سب پہلوانوں میں تقسیم کر دے، جنہوں نے ملک فتح کیا ہو''۔ (منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۹۶ تا ۹۷ صفحہ ۲۲۳-ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۱)

تسخیر عالم کے سلسلہ میں احکامات

امن سے رہ رہے ممالک اور ان کے باشندوں کو بلاوجہ فتح کرنے، غلام بنانے اور اموال لوٹنے کے احکامات بھی ہندو قانون میں ملتے ہیں۔ جیسے:-

۱-''راجہ اس طریق سے کارہائے مشمولۂ دھرم کو اچھی طرح سے کرتا ہوا ان ممالک کے فتح کرنے کی خواہش کرے، جو فتح نہیں ہوئے۔ اور پھر ممالک مفتوحہ کی پرورش کرنے کی خواہش کرے''۔

(منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۲۵۱ صفحہ ۳۷۱)

یہ بات تو واضح ہے کہ جنگ میں مفتوح لوگ مرد و زن ہندو قانون کی رو سے غلام ہوتے ہیں۔ جن کو سنسکرت میں ''دھوجاہرت'' یعنی داس کہا جاتا ہے۔ داس لوگوں کی ساری کمائی اس کے آقا کی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ بے زر ہیں۔ (منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۴۱۷ صفحہ ۳۲۵ مترجم کرپارام جگرانوی۔

افسوس ان لوگوں پر جو پہلے کبھی آزاد تھے تاجدار تھے باوقار معزز صاحب عزت، علم و فن اور اہلِ دولت و ثروت تھے، لیکن بلاوجہ داس بنا لئے گئے۔ وہ ہمیشہ ہمیش کیلئے آزادی کی نعمت و دولت سے محروم کر دیئے گئے۔ پیٹ پالنے کیلئے اُن کا کام سورن جاتی کے لوگوں کا مَل-موتر اٹھانا۔ ان کی دل و جان سے خدمت کرنا اور انہی سے پھوٹے برتنوں میں جھوٹا طعام و بھوجن پانا ہوتا ہے۔ ''سیوا سے بڑھ کر ان کو ثواب دینے والا بڑا کام اور کوئی نہیں'' (منوسمرتی ادھیائے ۹، شلوک ۳۳۵ صفحہ ۳۸۷ مترجم کرپارام جگرانوی)

وید کو نہ ماننے والے ہندوستان سے چلے جائیں

۲-''جو لوگ اندر (خدا) میں پرچ

یہ (عبادت) کو قائم کرتے ہیں۔ اور جو تمام علوم اور پرشارتھ (علوہمتی) میں قائم ہیں وہ بالتحقیق تمام علوم کا اُپدیش ہمیں کریں اور جو لوگ ناستک ہیں (یعنی وید کے حامی نہیں) نندا کرنے والے جاہل اور مکار ہیں۔ وہ سب اس جگہ (ہندوستان) سے کسی دوسری جگہ دُور چلے جائیں۔"

(رگوید منڈل ۱ ادھیائے ۲ سوکت غیر ۴ منتر ۵، رگوید آدی بھاش بھومکا صفحہ ۴۲ مصنفہ سوامی دیانند جی سرسوتی)

۳۔ "رگوید منڈل ۱ ادھیائے ۲ سوکت ۴ منتر ۵ رگوید ۱۰:۲۲:۸، رگوید ۱۰:۴۹ رگوید ۱۰:۲۲:۱۰ وغیرہ مقامات کا ترجمہ دے کر پنڈت شری رمیش دت مشہور عالم اپنی تصنیف "اے ہسٹری آف سویلیزیشن ان انشنٹ آف انڈیا"۔

صفحہ ۵۷، ۵۸ پر لکھتے ہیں:۔

"ایسے تھے قدیم باشندے۔ جن کے ساتھ قدیم ہندوؤں نے ختم نہ ہونے والی جنگ جاری رکھی۔ اور ایسا تھا انجام، جس انجام کو قدیم ہندوؤں نے اپنے کم آراستہ ہمسایوں یعنی ملک ہند کے قدیم مالکوں کو پہنچایا یہ اظہر من الشمس ہے کہ فاتحوں اور مفتوحوں کے درمیان محبت و رحم کا کوئی شعبہ بھی ظاہر نہیں ہوا... وہ (فاتح) حقیر وحشیوں سے خوف کھاتے اور فطری حقارت کے ساتھ نفرت کرتے تھے۔ جب موقعہ ملتا، ان کو کثرت سے قتل کرتے، اپنے رسالوں (گھڑ سواروں) سے ان کی صفوں کو درہم برہم کر دیتے، اور ان کو چنگھاڑنے والے شکاری کتے بے زبان بشر اور انسان کے درجہ سے گرے ہوئے جنگلی کہا کرتے تھے اور یہاں تک کہ اُن کو یقین تھا کہ وہ قتل کئے جانے کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں، وہ اسی انجام کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ (بیچارے) وحشی کچھ تو ایک دم نابود کر دیئے گئے اور کچھ آریوں کی ہمیشہ بڑھتی چلی آنے والی تربیت یافتہ فوجوں سے شکست کھا کھا کر اُن جنگلوں اور محفوظ مقامات میں بھاگ بھاگ کر جاتے رہے، جہاں ان کی اولادیں اب تک رہتی ہیں"۔ (مرأۃ الجہاد صفحہ ۲۹۳)

آج کے دَور میں اقلیتوں کے تئیں اکثریت کا رویہ متشدانہ اور بے رحمان ہوتا جا رہا ہے۔ اقلیتوں پر پُرتشدد اور خونی حملے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ کٹر پنتھیوں کے جوشیلے بھاشن اور اعلانات کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اقلیتیں ہندوستان سے نکل جائیں، یا قومی دھارا ہندوتو میں مدغم ہو جائیں۔ لیکن سورن ہندو بننا از روئے قانونِ ہندو ناممکن ہے۔ صرف ان کیلئے شودر بننا ہی رہ جاتا ہے۔ ان پرداسوں و غلاموں، شودروں والے قوانین کا اطلاق ہوگا۔

لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اقلیتیں مادرِ وطن ہندوستان کو چھوڑ کر کہاں جائیں؟ جو صدیوں سے بھارت میں رہتی چلی آ رہی ہیں۔ آزاد بھارت کے جنم داتا، راشٹر پتا مہاتما گاندھی جی مہاراج نے مذہبی کٹر پنتھیوں اور غالی قسم کے لوگوں کیلئے ایک راہنما اصول مقرر فرمایا تھا۔ جس کو اپنانے سے آزادی کی نعمت کا حاصل ہونا ممکن ہو سکا تھا۔ انہوں نے فرمایا:۔

"مسلمانوں کا ہندوؤں کی مانند یہی وطن ہے۔ ان کا ہندوستان سے نکالا جانا میں بالکل ناممکن سمجھتا ہوں۔ اسلئے ان کے ساتھ امن و امان سے رہنا ہی ایک طریقہ ہو سکتا ہے"۔

(اخبار وکیل۔ امرتسر۔ ۲۲ر جون ۱۹۲۴ء)

کیا جس طرح مسلم قوم کو ہندوستان سے نکال باہر کیا گیا اور انہیں بنگلہ دیش اور پاکستان میں دھکیل دیا گیا! اے دانشمندو! ذرا سوچو! کیا ایسا کرنا بھارت اور ہندوتو کو بڑھاوا دینا اور ان کی خدمت کرنا ہے۔ کیا کٹر پنتھی مادرِ وطن کے رکھشک کہلائیں گے یا بھکشک؟

ہمارے بھارت دیش کے صوبے اور کالونیاں کہاں غائب ہو گئے۔ کابل، قندھار، غزنی ہرات، برہما وغیرہ کیا ہوئے!

<u>بے رحمانہ احکامات:</u> ہندو قانون 'منوسمرتی'' ایسے احکامات بھی موجود ہیں۔ جو بربریت سفاکی اور سنگدلی کی انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں۔ پُر امن ممالک اور ان ممالک میں بسنے والے پُرسکون شہریوں، اور ان کے سامانِ معیشت کو تباہ کرنا ظلم کی انتہا کرنا ہی تو ہے۔

منوسمرتی میں لکھا ہے کہ

۱۔ "دشمن قلعہ میں رہے یا باہر رہے۔ اور جنگ بھی نہ کرتا ہو لیکن اس کو گھیرے رہے، اور اس کے راج (یعنی اہل راج) کو تکلیف دے اور گھاس اور لکڑی اور پانی، ان میں نارہ چیز (زہر وغیرہ) ڈال کر خراب کرے۔ تالاب و قلعہ و بالا خانہ اور شہر کی فصیل اور خندق ان سب کو کھود کر توڑ پھوڑ ڈالے۔ بے خوف (پرسکوں) دشمن کو باخوف کرے اور برچھی لے کر رات کو ڈھکا نام باجے کی آواز سے زیادہ تکلیف دے اور فتح پانے کی تجاویز عمل میں لاوے۔"

منوسمرتی ادھیائے ۷ شلوک ۱۹۵-۱۹۶ صفحہ ۲۴۳ مترجم کرپارام جگرانوی اور سوامی دیال جی۔ آریہ سماجی' ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۵، ۲۵۶ دیانند سرسوتی جی مہاراج

<u>زندہ جلادینے کا حکم</u>

۲۔ "حکومت کے منتظم اعلیٰ اور حکمرانوں کو نیز (ہندو) رعایا کو چاہئے کہ جس پرکار آگنی آدی پدارتھ بن آدی کو بھسم کر دیتے ہیں۔ ویسا ہی دُکھ دینے والے شترو جنوں کے وناش کیلئے اس پرکار پریتن کریں"۔ (رگوید بھاشن سوامی دیانند جی ۷۰۷ بحوالہ مرأۃ الجہاد صفحہ ۲۶۴) کہ جس طرح آگ وغیرہ اشیاء جنگل وغیرہ کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی تکلیف دینے والے دشمنوں کی تباہی کیلئے خوب کوشش کریں"۔

دوسری طرف ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ وہ ہمیشہ امن پسند رہے ہیں۔ اہنسا پرم دھرم پر ان کا ایمان رہا ہے۔ خود سکھ سے جیو اور دوسروں کو جینے دو ان کا لائحہ عمل ہے۔ منوسمرتی کے بیان کی رُو سے یہ باتیں حقیقت سے دور جان پڑتی ہیں۔

کہ پُر امن اور بے قصور ممالک اور راو ران کی بیگناہ، پُرسکون رعایا کی زندگی بلاوجہ بلا اشتعال اجیرن بنادی جائے۔ ان کی معیشت اور سامانِ زندگی تباہ کر دیئے جائیں۔ ایسی بربریت، بہمیت اور سفاکی کی تعلیم کسی آسمانی مذہب اور مہذب قوم میں شائد نہیں پائی جاتی۔ ایسے سفاکانہ حالات پر قرآن مجید تبصرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

۱۔ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا...(البقرہ آیت ۲۰۶، ۲۰۷)

ترجمہ: اور جب وہ حاکم ہو جاتے ہیں، تو فساد کرنے اور کھیتی باڑی اور مخلوق کو ہلاک و تباہ کرنے کی غرض سے سارے ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فساد (اور فسادیوں) کو پسند نہیں کرتا۔"

۲۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اختیار کرو، تو انہیں اپنی عزت کی پچ انہیں مزید گناہ (اور ظلم) پر آمادہ کر دیتی ہے پس اُس قسم کے لوگوں کیلئے جہنم کافی ہے اور یقیناً وہ بہت بڑا ٹھکانا ہے

۳۔ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ قَالُوا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۔(البقرہ آیت نمبر ۱۲)

اور جب ان سے کہا جائے کہ ملک میں فساد نہ کرو، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم صرف اصلاح کرنے والے ہیں غور سے سُنو! کہ درحقیقت یہی لوگ فتنہ و فساد کرنے والے ہیں۔ لیکن وہ حقیقت کو نہیں سمجھتے"۔

اے بھارت کی اکھنڈتا، خوشحالی اور قومی یکجہتی کے خواہاں زیرک نکتہ دانو! ذرا دھیان دیں کہ ترقی کی طرف گامزن بھارت کو کٹر پنتھی اُس کی سالمیت اور اُس کے امن کو سبوتاژ تو نہیں کر رہے؟ بھارت کے مفاد میں اس کے حالات پر گہرائی سے غور کریں، کہ غیروں کی بدنظریں بھارت کے خرمن امن کو پائمال کرنے پر کیوں مرکوز ہو رہی ہیں۔ کہیں شمال مشرقی بڑی طاقت بھارت میں پاؤں پھیلانے کے بہانے تلاش کر رہی ہے تو کہیں مغربی جمورا ہمارے جنت نظیر خطہ میں کھلبلی مچا رہا ہے۔ اندرونِ ملک بے چینی کی کیفیت ہے۔ ہم مسجد، مندر کے جھگڑے میں دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ کراہتی ہوئی مظلوم انسانیت فریاد کر رہی ہے کہ

<u>دلتوں و اقلیتوں پر بڑھتے ہوئے مظالم روکے جائیں</u>

دلت تنظیموں، کارکنوں اور دیگر دانشوروں کے ایک نمائندہ اجتماع... جس کی صدارت سابق مرکزی وزیر اور لوک شکتی پارٹی کے صدر رام ولاس پاسوان نے کی۔ بڑھتی ہوئی سماجی و اقتصادی عدم برابری، مساوات و عدل کے فقدان اور درج فہرست ذات و قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر بدستور ڈھائے جانے والے مظالم پر تشویش ظاہر کی۔ مندر مسجد تنازعہ اور اقلیتوں کے خلاف جھگڑوں میں... غریب لوگوں کو استعمال کرنے کی فرقہ پرست و فاسسٹ قوتوں کے رجحانات ملک میں سماجی عدل کے لئے بڑا خطرہ قرار دیا گیا" (ہند سماچار جالندھر جلد ۵۶ شمارہ ۱۷۰ صفحہ ۲ مورخہ سوموار ۰۳-۸-۱۸)

اَے دانایان زمان! خوب غور کریں۔ کبھی ہمارے دیش نے بیرونی ممالک میں اپنی حکومتیں اور کالونیاں قائم کی تھیں۔ جہاں لاکھوں بھارتیہ تاجر، صناع اور پیشہ ور لوگ خوشحال زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ بھارت کی سرپرستی میں کروڑھا کا کاروبار اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک ہوا کرتا تھا۔ بھارت کا وہ تابناک ماضی کیا ہوا؟ ☆☆

مجلس انصاراللہ بھارت کا دیدہ زیب اور باتصویر سہ ماہی ترجمان

"انصار اللہ"

گزشتہ سال سے شائع ہو رہا ہے جس میں ☆علمی ☆دینی ☆معلوماتی مضامین کے علاوہ مجالس انصار اللہ کی مساعی اور فوٹوز کا بھی تذکرہ ہوتا ہے یہ رسالہ اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ احباب جماعت اور مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ اس رسالہ کے احباب جماعت اور مجالس انصار اللہ میں زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں۔ سالانہ قیمت -/60 روپے۔

ملنے کا پتہ: دفتر انصار اللہ بھارت قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

فون 01872-220186

جامعہ احمدیہ قادیان اور اس کے قیام کے اغراض و مقاصد

(طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

ارشاد ربّانی ہے کنتم خیر امۃٍ اُخرجت للنّاس تأمرون بالمعروف و تنھون عن المنکرو تؤمِنُون باللّٰہِ (ال عمران آیت ۱۰۷)

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
(مصلح موعودؓ)

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے جس کی بنیاد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ رکھی گئی۔ خدائے واحد لاشریک نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔

تو اس الہام کو پورا کرنے کیلئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ کے قلب مطہر میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے کہ جس میں ایسے اشخاص تیار ہوں جو اکناف عالم میں جاکر توحید کا پرچار کریں اور ان لوگوں کو جو ظلمات کے عمیق گڑھوں میں پڑے ہوئے ہیں نور کی طرف لے آئیں چنانچہ جب حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمیؓ کی وفات ہوئی تو حضورؑ کی دوربین نگاہوں نے اس امر کو فوراً دیکھ لیا کہ اس کے نتائج کیا نکلیں گے۔ تو حضورؑ نے دسمبر ۱۹۰۵ء کو یہ تحریک جماعت کے سامنے رکھی اور فرمایا کہ جماعت کے عالم لوگ فوت ہوتے جارہے ہیں۔ لہٰذا ان کے جانشین پیدا کرنے کیلئے ایک دینی ادارہ کی ضرورت ہے۔ پھر ۱۹۰۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضورؑ نے اس بابرکت تحریک پر نہایت زور دیا اور اس کے بارے میں جماعت کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔ چنانچہ حضور اقدسؑ کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۹۰۶ء کے آخر میں مدرسہ احمدیہ قادیان کی بنیاد پڑی۔ پھر ۱۹۰۸ء میں مدرسہ احمدیہ کے قیام کے متعلق شدید مخالفت ہوئی صدر انجمن احمدیہ کے بعض سرکردہ لوگوں نے یہ کوشش کی کہ مدرسہ احمدیہ کے بجائے طلباء کے وظائف بڑھا کر انہیں کالجوں میں اعلیٰ تعلیم دلائی جائے اور پھر بعد میں ایک سال قرآن مجید پڑھایا جائے تاکہ اپنے کام کے ساتھ تبلیغ کا کام بھی سرانجام دیں گے۔

لیکن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے فرمایا جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے تیار کردہ لشکر کو روانگی سے نہ روکا گیا تھا آج ہم بھی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد آپ کے جاری کردہ مدرسہ کو بند نہیں کریں گے بالآخر مخالفتوں کے باوجود بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے یکم مارچ ۱۹۰۹ء کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے جاری کردہ مدرسہ کا قیام دوبارہ عمل میں آیا۔

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندوستان کا لمبا دورہ کیا جس میں دیوبند سہارنپور اور دیگر اسلامی مدارس کی تعلیم اور ان کے انتظامات کا بغور مطالعہ کیا اور پھر اپنے تجربات کی روشنی میں مدرسہ میں اہم تبدیلیاں کر کے طلباء کے معیار کو بلند کیا۔

۱۹۱۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک کمیٹی قائم کی جس کا کام صرف یہ تھا کہ مدرسہ احمدیہ میں جاری شدہ اسکیم پر نظر ثانی کرے اور طلباء کو ایسی لائنوں پر چلائیں جن پر چل کر مدرسہ سے ایسے طلباء فارغ التحصیل ہوں جو صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی تبلیغ کے فرائض کو کماحقہٗ سرانجام دے سکیں۔

غرض و غایت

مدرسہ احمدیہ کی غرض و غایت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ سے واضح ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے۔ مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف۔اے، بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کیلئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شاید دینی خدمت کیلئے کام آسکے۔ مشکل یہ ہے کہ جس کو ذرا بھی استعداد ہو جاوے وہ دنیا کی طرف جھک جاتا ہے میں چاہتا ہوں کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جیسے مولوی محمد علی صاحب کام کر رہے ہیں زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اب وہ اکیلے ہیں کوئی ان کا ہاتھ بٹانے والا یا قائم مقام نظر نہیں آتا۔ نیز حضور فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ آریوں کی یہ حالت ہے کہ ایک طرف تو وہ ذرّہ ذرّہ کو خدا بنا رہے ہیں اور اس طرح اللہ کی معرفت سے بے نصیب اور حقوق کے سمجھنے سے قاصر ہیں اور حقوق العباد کی طرف سے ایسے اندھے ہیں کہ نیوگ جیسے مسئلہ کو مانتے ہیں باوجود ایسا مذہب رکھنے کے پھر ان میں اس کی حمایت کیلئے اس قدر جوش ہے کہ بہت سے تعلیم یافتہ اپنی زندگیاں مذہب کی خاطر وقف کر دیتے ہیں اور یہاں یہ حال ہے کہ جو مدرسہ سے نکلتا ہے اس کو دنیوی امور کی طرف ہی توجہ ہو جاتی ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے یہی آرزو ہے کہ کوئی دینی خدمت ہو جاوے۔
(بحوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۵۷۲ تا ۵۷۳)

اور پھر حضور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ مدرسہ کی حالت دیکھ کر دل پارہ پارہ اور زخمی ہو گیا علماء کی جماعت فوت ہو رہی ہے۔ مولوی عبدالکریم کی قلم ہمیشہ چلتی رہتی تھی مولوی برہان الدین فوت ہو گئے۔ اب قائم مقام کوئی نہیں۔ جو عمر رسیدہ ہیں ان کو بھی فوت شدہ سمجھئے۔

ہزار ہا روپیہ قوم کا جو جمع ہوتا ہے وہ ان لوگوں کیلئے خرچ ہوتا ہے جو دنیا کا کیڑا بنتے ہیں یہ حالت تبدیل ہو کر ایسی حالت ہو کہ علماء پیدا ہوں۔ علم دین میں برکت ہے اس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے بغیر اس کے شوخی بڑھتی ہے۔ نبوی علم میں برکات ہیں۔ نیز حضور فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالکریم اور دوسرے مولوی فوت ہو گئے اور جو فوت ہوئے ہیں ان کا قائم مقام کوئی نہیں۔ دوسری طرف ہزار ہا روپیہ جو مدرسہ کیلئے لیا جاتا ہے پھر اس سے فائدہ کیا؟ جب کوئی تیار ہو جاتا ہے تو دنیا کی فکر میں لگ جاتا ہے اصل غرض مفقود ہے میں جانتا ہوں جب تک تبدیلی نہ ہوگی کچھ نہ ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کی جماعت روحانی سپاہیوں کے تیار کرنے والے تھے وہ نہیں رہے دور چلے گئے ہیں ہمیں کیا غرض ہے کہ قدم بقدم ان لوگوں کے چلیں جو دنیا کیلئے چلتے ہیں۔
(ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ ۵۸۴)

پھر اور ایک جگہ حضور اقدسؑ مدرسہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

مدرسہ کے متعلق میری روح ابھی فیصلہ نہیں کر سکی کہ کیا راہ اختیار کیا جاوے ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغل رکھتے ہوں اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آجکل کے طرز مناظرات میں پکے ہوں علوم جدیدہ سے بھی واقف ہوں۔ کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجاوے تو جواب دے سکیں اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں اسلام کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو پُرزور اور پُرشوکت الفاظ میں ظاہر کر سکیں۔

حضور مزید فرماتے ہیں کہ میرے پاس اکثر خطوط آئے ہیں جن میں ظاہر کیا گیا تھا کہ آریوں سے گفتگو ہوئی یا عیسائیوں نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہیں دے سکے ایسے لوگ اسلام کی ہتک اور بے عزتی کا موجب ہو جاتے ہیں اس زمانہ میں اسلام پر ہر رنگ اور ہر قسم کے اعتراض کئے جاتے ہیں حضور فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ اس قسم کے اعتراضوں کا اندازہ کیا تھا تو میں نے دیکھا کہ اسلام پر تین ہزار اعتراض مخالفوں کی طرف سے ہوئے۔ مذکورہ بالا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مبارک الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ جامعہ احمدیہ کے طلباء کی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حقیقی خادم دین بننے کی کوشش کریں اور اپنی اخلاقی، روحانی، سماجی و معاشرتی حالتوں کو درست کرنے کی سعی کریں۔

خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء کو حقیقی خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے اور طلباء کی اس دلی دُعا کو قبول فرمائے کہ اے ہمارے قادر مطلق خدا تو ہمیں دنیا کی تمام فکروں سے فارغ البال کر کے صرف اپنی عبادت اور اپنی مخلوق کی خدمت کیلئے وقف فرمادے اور جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر یہ کہتے جائیں کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں
تبلیغ احمدیت دنیا میں کام اپنا
دارالعمل ہے گویا عالم تمام اپنا

اخبار بدر میں کاروباری اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

جماعت احمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد کا ایک روزہ شاندار جلسہ سالانہ

☆۔حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان کی شمولیت
☆۔وزیر داخلہ آندھرا پردیش وسابق چیف جسٹس سردار علی خان صاحب اور کئی اعلیٰ شخصیات کی شمولیت۔
☆۔آندھرا پردیش اور کرناٹک کے کثیر تعداد میں احمدیوں کے علاوہ سینکڑوں غیر احمدی احباب کی شمولیت
پریس کانفرنس کا انعقاد اور کئی اخبارات میں جلسے کی خبریں شائع۔

رپورٹ : مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد نے مورخہ 21.2.04 کو ایک روزہ جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد وی دی فنکشن ہال جام باغ حیدرآباد میں کیا۔ جلسے کو کامیاب بنانے کیلئے انتظامی کمیٹیوں نے بڑی محنت اور لگن سے جملہ امور سرانجام دیئے۔

پریس کانفرنس :۔مورخہ 19.2.03 کو پریس کلب حیدرآباد میں پریس کانفرنس کا انعقاد ٹھیک 12.30 بجے دوپہر کیا گیا۔ اس کانفرنس میں 28 مختلف اخباری نمائندوں کے علاوہ تین ٹی وی چینلو کے رپورٹرز نے شمولیت اختیار کی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے پریس کانفرنس کے انعقاد کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ جبکہ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم، محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر، محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل اور محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے اخباری نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ دوسرے دن کئی انگریزی اور تلگو اخبارات میں جماعتی تعارف کے ساتھ جلسے کی خبریں شائع ہوئیں۔

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ: مورخہ 21.2.04 کو ٹھیک صبح 11 بجے جلسے کے پہلے اجلاس کا آغاز حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم حمید احمد صاحب غوری نے تلاوت کی۔ مکرم مطاہر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خوش الحانی سے سنایا۔ تعارفی تقریر خاکسار نے کی بعدہ بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ'' محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشرواشاعت نے بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق''۔ ''معاندین احمدیت کے اعتراضات کے جوابات اور عقائد احمدیت'' کے عنوان پر محترم مولانا کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون نے تقریر کی۔ صدر اجلاس نے آنحضرت ﷺ کی بابرکت سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔ نماز ظہر وعصر اور کھانے کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے اجلاس کے دوران وزیر داخلہ آندھرا پردیش شری ٹی دیویندرگوڈ صاحب بھی تشریف لائے اور آپ نے شرکاء جلسہ سے خطاب کیا۔ جلسے کی مبارک باددی اور اپنی حکومت کی کامیابی کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست کی۔ آپ کے ساتھ حلقہ محبوب نگر کے MLA صاحب بھی تشریف لائے۔

جلسہ پیشوایان مذاہب:

جلسے کا دوسرا اجلاس ٹھیک 3:45 بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ عبد القیوم صاحبؓ نے کی۔ مکرم شجاعت حسین صاحب نے نظم سنائی۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید نے مختلف مذہبی راہنماؤں اور دیگر معززین کو خوش آمدید کہتے ہوئے۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کے منعقد کرنے کے اغراض ومقاصد کو نہایت ہی احسن رنگ میں بیان کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد اس جلسے کے مہمان خصوصی سابق چیف جسٹس آندھرا پردیش محترم سردار علی خان صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے خطاب میں جماعت احمدیہ کے اس عظیم کام کیلئے مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ گذشتہ موقعہ پر اقوام متحدہ کے ایک اجلاس میں شمولیت کیلئے گئے تھے۔ وہاں بھی یہ بات سامنے آئی کہ قیام امن اور مذہبی منافرت کو ختم کرنے کیلئے ایسے اجلاسات منعقد کئے جائیں۔ تاکہ مذہبی تال میل دنیا میں قائم ہوسکے۔ آپ نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ یہ کام بہت پہلے سے کررہی ہے۔ موصوف کی تقریر کے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ کیرلہ کی تقریر ہوئی۔ جس میں موصوف نے اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیمات سے مذہبی رواداری اور امن پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مختلف مذہبی نمائندگان کی تقاریر ہوئیں۔ جین مت کی طرف سے شری ہستیمل جین نے جبکہ سکھ مت کی طرف سے محترم سردار نانک سنگھ نشتر نے اور عیسائی دھرم کی طرف سے فادر کنڈولا چارلس صاحب نے اور ہندو دھرم کی طرف سے شری پی ایم راچاوریر دیوراج جی مہاراج سینئر پنڈت لنگایت کمیونٹی نے تقریر کی۔ تمام مذاہب کے نمائندگان نے اپنی اپنی تعلیمات کو پیش کیا اور جماعت کی طرف سے ایسے جلسے منعقد کرنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارک باد دی۔ اور کہا کہ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ اسلام میں ایسی جماعت بھی ہے جو تمام مذہبی پیشواؤں کی عزت اور احترام کرتی ہے۔ اور مذہبی منافرت کو روکنے کیلئے ایسے جلسے منعقد کرتی ہے۔

اجلاس کی آخری تقریر محترم سیٹھ الیاس احمد صاحب احمدی کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''اسلام مذہبی رواداری کا مذہب'' اس کے بعد محترم عارف احمد صاحب قریشی صدر استقبالیہ کمیٹی وامیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے تمام مہمانوں اور شرکاء جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر صدر اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے اسلامی تعلیمات اور مذہبی رواداری پر روشنی ڈالی اور حضرت نبی کریم ﷺ کے چیدہ چیدہ واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جلسہ ٹھیک شام 7.45 بجے دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے خصوصاً خدام نے بڑی محنت اور لگن سے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ جبکہ انصار، اطفال لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس جلسے کو بہتوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

مورخہ 29.2.04 کو مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم شجاعت حسین صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے کارکنان کو خطاب فرمایا۔ جو تربیتی لحاظ سے بہت مفید خطاب تھا۔ آخر پر محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے تمام کارکنان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں بھی کثیر تعداد میں خدام کارکنان نے شمولیت اختیار کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سرکل کانپور (UP) کا سالانہ اجتماع

مورخہ 2.3.04 کو صبح گیارہ بجے مکرم محمد ذوالفقار علی صاحب صدر جماعت اونہا نومبائعین کی زیر صدارت سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ہوا۔ تلاوت مکرم محمد مرسلین صاحب معلم جماعت بانی پارہ نے کی اور ترجمہ مکرم شعیب عالم صاحب معلم نے سنایا اس کے بعد نظم مکرم محمد منیر الاسلام صاحب معلم جماعت راوانلال پور نے کی اجلاس میں 15 گاؤں کے نومبائعین شامل ہوئے آخر تک اس اجلاس میں کل تعداد 300 افراد تھے۔ اس اجلاس میں علاقائی چوکی انچارج Police اور علاقائی سرپنچ موجود تھے اور خصوصی مہمان کے طور پر مکرم صوبائی امیر صاحب یوپی بھی شامل تھے۔

مہمانوں کے استقبال کیلئے مکرم عبد السبحان معلم وانچارج سنٹر آونہا اور چند خدام نے ڈیوٹی دی سنٹر رام پور۔ بھونا نضیری سے کل 25 افراد شامل تھے۔ سنٹر بھسیوں اور راوانلال پور سے 25 مہمان موجود تھے۔ سنٹر بیا ماؤ موہن گنج اور سنٹر سکراں۔ کرسی وغیرہ سے کثرت سے مہمان شامل تھے۔ گاؤں بانی پارہ اور کانپور سے صدر صاحب جماعت کانپور گاؤں بھولانی وادہ اور بڑے گاؤں سے بھی مہمان شامل تھے۔

اس اجتماع میں مقابلہ تقاریر۔ تلاوت نظم کے علاوہ مقابلہ میوزیکل چیئر بھی ہوا بانی پارہ کے طلباء نے زیادہ تر اوّل انعام حاصل کئے مکرم صوبائی امیر صاحب یوپی نے انعامات تقسیم کئے مکرم تیم احمد صاحب سرکل انچارج لکھنؤ نے بھی اجلاس کو خطاب کیا۔ جملہ حاضرین کیلئے ناشتے اور دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا اجتماع کا اختتام شام چار بجے دعا کے ساتھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسکے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ (شمشاد علی بادل سرکل انچارج کانپور)

23 ویں چنڈیگڑھ روز فیسٹیول میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

مورخہ 20 تا 22 فروری 2004 کو چنڈیگڑھ میں 32 ویں روز فیسٹیول کا انعقاد عمل میں آیا جس کا افتتاح جناب او پی ورما گورنر پنجاب نے فرمایا۔ اس میں بک سٹال لگانے کیلئے 19 فروری کو قادیان سے مکرم نصیر احمد صاحب عارف (امیر قافلہ) مکرم محمد اسد اللہ صاحب نائب مہتمم مقامی، مکرم اظہر احمد صاحب خادم اور خاکسار پر مشتمل چار رکنی وفد نے چنڈیگڑھ پہنچ کر ضروری معلومات حاصل کیں اور سٹال لگایا۔

مورخہ 20 فروری سے فیسٹیول کا باقاعدہ آغاز ہوا سٹال کو قرآن کریم سلسلہ احمدیہ کی کتب کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا اور محبت وآشتی کے متعلق اسلامی تعلیمات پر مشتمل بینرز لگائے گئے تھے۔ ایک اندازہ کے مطابق تقریباً 15,000 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا زبانی گفتگو سوالوں کے جوابات کے علاوہ پمفلٹ اور لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ اس موقعہ پر بہت سے غیر احمدی احباب بھی اسٹال پر تشریف لائے اور جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ بفضلہ تعالیٰ پانچ ہزار روپے سے زائد قیمت کی کتب فروخت ہوئیں۔ نیز ایک بڑی تعداد کو جماعت کی ویب سائٹ alislam.org سے متعارف کرایا گیا۔ اس موقعہ پر جماعتی رسائل راہ ایمان اور Review of Religion کی ممبر شپ بھی حاصل کی گئی۔ اسی طرح بعض افراد کو قادیان تشریف لانے کی بھی دعوت دی گئی۔

یہ پروگرام ہر لحاظ سے بخیر وخوبی کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ اس اسٹال کے انعقاد میں مکرم عزیز احمد صاحب آف چنڈی گڑھ کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین دوررس اور ثمر آور اور نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

(شاہد احمد بٹ۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

برطانیہ کی ڈائری

واقفین نو کے اجتماعات

برطانیہ کے ایسٹ ریجن میں 25 جنوری کو آٹھ جماعتوں کے واقفین نو کے اجتماعات ہوئے یہ اجتماع بیت الاحد والنیسم سٹڈ میں ہوئے جس میں 53 بچوں نے حصہ لیا جن میں 39 واقفین اور 14 واقفات تھیں صدارت مکرم داؤد احمد صاحب قریشی مربی سلسلہ نے کی بچوں کے مختلف علمی و ورزشی مقابلے ہوئے اختتامی تقریب کی صدارت مکرم طاہر احمد صاحب نائب سیکرٹری یو کے نے کی۔

اسی طرح 24 فروری کو ہی لندن ریجن کے اجتماعات بھی ہوئے لڑکوں کے اجتماع میں جو مسجد بیت الفتوح میں ہوا۔ 7 جماعتوں کے 87 بچے شامل ہوئے۔ اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر شمیم صاحب انچارج مرکزی شعبہ وقف نو نے کی۔ لندن ریجن کا لڑکیوں کا اجتماع بھی مسجد بیت الفتوح میں ہوا۔ لنڈن اے سے 53 اور لندن B سے 48 بچیاں شامل ہوئیں۔ محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ بھی تشریف لائیں اور خطاب فرمایا۔

ساؤتھ ریجن کا اجتماع 18 جنوری کو مسجد بیت السبحان کرائیڈن میں ہوا اجلاس کی صدارت مکرم محمد حنیف صاحب ریجنل امیر نے کی لڑکوں کے اجتماع کی حاضری 31 تھی لڑکیوں کے اجتماع کی صدارت صدر لجنہ یو کی مکرمہ آنسہ چوہدری نے کی اجتماع کی حاضری 87 تھی جن میں 25 واقفات تھیں۔

احمدیہ سنڈے سکول لنڈن

لنڈن میں ہر اتوار کو صبح ساڑھے دس بجے سے دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک ساؤتھ فیلڈ کمیونٹی کالج میں اطفال و ناصرات کیلئے احمدیہ سنڈے سکول کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا واحد پروگرام ہے۔

اطفال کیلئے نیا رسالہ۔ ''طاہر''

اکتوبر 2003 سے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اطفال کیلئے ایک نئے ماہنامہ کا اجراء کیا ہے جس کا نام ''طاہر'' ہے۔ یاد رہے کہ اس رسالہ کے اجراء کی تجویز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں ہی تھی جس کا نام حضور نے ہی رکھا تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ کو بصیرت افروز پیغام سے نوازا ہے۔

تعلیم القرآن کلاسز جاری کریں

جملہ قائدین کرام کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ شعبہ تعلیم و تربیت یکم اپریل تا 30 اپریل ایک ماہ تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد ملک بھر میں کر رہی ہے۔ لہذا آپ بھی اپنی مجلس میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ناظم صاحب اطفال کے ساتھ ملکر اس پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں اور قرآن کریم کی عظمت اور برکات سے نئی نسل کو روشناس کیا جائے۔

نصاب:

ا۔ صف دوم یعنی سات سال سے گیارہ سال کی عمر کے اطفال کو یسرنا القرآن و ناظرہ قرآن سکھانے کا انتظام کیا جائے۔ ۲۔ صف اول یعنی بارہ سے پندرہ سال تک کے اطفال کو قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ صف اول کے اطفال کو سورۃ البقرۃ کی ابتدائی 17 آیات زبانی یاد کرائی جائیں اور عم پارہ کی آخری دس سورتیں بھی یاد کرائی جائیں۔

۴۔ اطفال کو آداب قرآن کے ساتھ ساتھ تلفظ، قراءت اور اس کے قواعد بتائے جائیں۔

۵۔ اس ماہ کے آخر میں تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا جائے جسمیں اطفال کو قرآن کریم کی عظمت و فضیلت بتائی جائے۔

۶۔ صف دوم سات تا گیارہ سال کے اطفال کو عم پارہ کی آخری پانچ سورتیں حفظ کرائی جائیں۔

امید ہے کہ آپ اس کے مطابق اپنی مجلس میں اس پروگرام کا انعقاد کریں گے۔ کوشش کریں کہ آپ کی مجلس کا ایک بھی طفل ایسا نہ ہو جو یسرنا القرآن یا ناظرہ قرآن نہ جانتا ہو۔

آپ اپنی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ اپریل میں مندرجہ بالا پروگرام کی تفصیل الگ سے بھجوائیں۔ جن مجالس سے تعلیم القرآن کلاس کی رپورٹ موصول ہوگی ان کے اسماء انشاء اللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائے جائیں گے۔

(مامون الرشید تبریز)

سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

درخواست دُعا

میری بیٹی عزیزہ عذرا محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب بھٹی جو کہ وقف نو میں ہے خدا کے فضل سے وہ دوسری کلاس میں 88% نمبر لیکر کامیاب ہوئی ہے۔ بچی کی مزید کامیابیوں اور صحت و تندرستی درازی عمر کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر-/20 روپے۔ (سلطانہ پروین اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب بھٹی قادیان)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے 35 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

پانچ ہزار سے زائد افراد کی شرکت۔ ریڈیو، ٹیلیویژن، اور اخبارات میں بھرپور کوریج

ہر سال جلسہ سالانہ تنزانیہ کا انعقاد دارالحکومت دارالسلام میں ہوتا تھا امسال بعض وجوہ کی بنا پر دارالسلام سے تقریباً ۲۰۰ کلومیٹر دور ''موروگورو'' ریجن میں واقع کیہونڈہ مقام کا انتخاب کیا گیا۔ یہاں حکومت تنزانیہ نے جماعت احمدیہ کو فلاحی کاموں کیلئے ۱۱۵ ایکڑ زمین الاٹ کی ہے۔ کیہونڈا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دورہ افریقہ کے دوران ۱۹۸۸ء میں یہاں ایک وسیع ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۹۲ء میں یہ وسیع منصوبہ مکمل ہوا اور اب دن رات یہ اسپتال مخلوق خدا کی خدمت میں مصروف ہے۔

مکرم فیض احمد صاحب زاہد امیر جماعت نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں مختلف شعبہ جات کے ناظمین مقرر کئے جلسہ گاہ کو وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا۔ جلسہ سالانہ کے حوالہ سے دو دفعہ پریس کانفرنس دارالسلام اور موروگورو میں کی گئیں۔ اخبارات کے علاوہ گردونواح کے علاقوں میں اعلانات کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔

مورخہ ۲۵ ستمبر سے ہی احمدیت کے فدائی جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے قافلوں کی صورت پہنچنے شروع ہوئے۔ رات گئے تک قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض مخلصین اور فدائی احمدیوں نے سائیکلوں پر اور پیدل چل کر اس سفر کو طے کیا۔

ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا جلسہ سے ایک دن قبل پروگرام تھا۔ جس میں انصار، خدام اور لجنہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ انصار اللہ کی میوزیکل چیئر ریس اور خدام الاحمدیہ کی دوسری گیموں کے علاوہ فٹ بال کے دلچسپ مقابلہ جات ہوئے۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز مورخہ ۲۷ ستمبر صبح ۹:۳۰ بجے مکرم امری عبیدی صاحب نائب امیر کی زیر صدارت ہوا اس اجلاس میں مہمان خصوصی ریجنل ایڈمنسٹریشن آفیسر Mr. Paul Chikila صاحب تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کی خدمت کو سراہا اور جماعت کو امن پسندی اور خدمت خلق کے حوالے سے خراج تحسین پیش کیا۔ معزز مہمان کی خدمت میں قرآن کریم اور کتاب مذہب کے نام پر خون (انگریزی ترجمہ) پیش کیا گیا۔ دوسرے سیشن کی صدارت محترم وسیم احمد چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا نے کی۔ اس جلسہ میں ایک ہالینڈ نژاد عیسائی پادری نے بھی خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کی اس علاقے میں طبی خدمات کی تعریف کی۔

جلسہ کا آخری دن

اختتامی اجلاس کی صدارت محترم فیض احمد زاہد صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے کی۔ مہمان خصوصی محکمہ زراعت کے ضلعی افسر تھے۔ انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ ان کی خدمت میں سواحیلی ترجمہ قرآن کریم اور کتاب مذہب کے نام پر خون پیش کی گئی۔ محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بیان کی اور بتایا کہ خلافت احمدیہ کی قیادت میں یہ قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔ آپ نے ایم ٹی اے کی برکات کا تذکرہ بھی کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی پیغام جو آپ نے ازراہ شفقت اس جلسہ کے لئے بھجوایا اس کا سواحیلی زبان میں ترجمہ امیر صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ جس سے حاضرین جلسہ نے ایک خاص سکون و اطمینان محسوس کیا۔

جلسہ کے موقع پر نمائش کا اہتمام کیا گیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دورہ تنزانیہ کے موقع پر مختلف مناظر کو تصویری زبان میں نمایاں طور پر پیش کیا گیا جو جماعتی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اسی طرح سواحیلی زبان میں مختلف کتب کا بک سٹال بھی لگایا گیا۔

جلسہ کے موقع پر احمدی ڈاکٹرز نے مہمانوں کے لئے فری علاج کی سہولت فراہم کی۔ اور لنگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جملہ احباب جماعت کے لئے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

ملک کے قومی اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں جلسہ کو کوریج دی گئی۔ پانچ کثیر الاشاعت اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ جلسہ کی خبر دی گئی اس موقع پر دارالسلام اور موروگورو سے ۲۰ صحافی حضرات نے جلسہ میں شرکت کی۔

اس جلسہ میں تنزانیہ کے علاوہ زنجبار، ملاوی۔ زیمبیا اور موزمبیق سے بھی نمائندگی ہوئی۔ لندن سے مکرم محمد اقبال ڈار صاحب جنہوں نے اس ملک کا نام ''تنزانیہ'' رکھا تھا، نے شرکت کی۔ اس وجہ سے بھی اخبارات میں جلسہ کی مزید تشہیر ہوئی۔ مورخہ ۲۸ ستمبر کو چار بجے شام یہ جلسہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام ریجنز کی ۱۰۲ جماعتوں سے ۵۱۱۷ افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(محمد ارشاد انور۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۴ فروری کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد انور زاہد صاحب آف ربوہ مورخہ ۳۰ جنوری کو بعمر ۶۵ سال لندن میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ ۲۵ جنوری کو دل کے آپریشن کیلئے ہسپتال میں داخل ہوئے لیکن آپریشن سے جانبر نہ ہو سکے۔ آپ نمازوں کی ادائیگی باقاعدگی سے مسجد میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۵ بیٹے اور ۲ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

۱- مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب: آپ ۱۵ جنوری بروز جمعرات ربوہ میں بعمر ۷۷ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے۔ آپ نے انڈونیشیا میں بطور مبلغ کے بھی خدمات کی توفیق پائی اور جامعہ احمدیہ میں استاد رہے۔ ان کے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا عبد الصمد احمد صاحب اس وقت سیکرٹری مجلس کارپرداز کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ پسماندگان میں بیگم کے علاوہ ۳ بیٹے اور ۴ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

۲- مکرم سمیع اللہ قمر صاحب (مبلغ سلسلہ)

مکرم سمیع اللہ قمر صاحب امیر و مشنری انچارج زمبابوے نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ء کو ہرارے زمبابوے میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۸ دسمبر کی صبح ان کو دل کا دورہ پڑا۔ دوپہر ۲ بجے کے قریب آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ مکرم عطاء اللہ صاحب سابق اسسٹنٹ منیجر سندھ جیننگ و پراسیسنگ فیکٹری، کنری سندھ کے بیٹے تھے۔ ۱۹۶۹ء میں زندگی وقف کی اور ۱۹۷۷ء میں خدمت سلسلہ کا آغاز کیا۔ تقریباً ساڑھے دس سال تک پاکستان کی مختلف جماعتوں میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پانے کے بعد جنوری ۱۹۸۳ء میں زیمبیا تشریف لے گئے۔ اپریل ۱۹۹۰ء میں آپ کا تبادلہ زمبابوے ہوا جہاں آپ نے بطور امیر و مشنری انچارج ۱۳ سال تک نہایت محنت، اخلاص اور جانفشانی سے خدمت کی سعادت پائی۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین، اہلیہ مکرمہ زاہدہ مسرت صاحبہ اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

۳- مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم غلام محمد خان بلوچ صاحب مرحوم)

آپ ۱۰۰ سال کی عمر پا کر مورخہ ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم دین محمد شاہد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

۴- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مسعود خورشید سنوری صاحب)

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مورخہ ۸ نومبر ۲۰۰۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور ۱۷ نومبر ۲۰۰۳ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں کلاس دہم کیلئے الوداعیہ تقریب

کلاس دہم کو الوداع کرنے کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں مورخہ 5 مارچ 04 کو ایک دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے فرمائی۔ مکرم مبشر احمد صاحب بٹ صدر تعلیمی کمیٹی نے بطور مہمان خصوصی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک سے تقریب کا آغاز ہوا۔ جو کہ عزیزم عمر عبد القدیر نے کی۔ نظم عزیزم سید شباب احمد نے پڑھی۔ بعدہ جماعت نہم کی طرف سے عزیزم محمود الرحمن نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد کلاس دہم کی طرف سے عزیزم ہاشم احمد نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان نے بچوں کو نہایت موثر انداز میں نصائح فرمائی اور والدین سے آپ نے درخواست کی کہ وہ بچوں کی پڑھائی کی نگرانی کرتے رہا کریں۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب بٹ صدر تعلیمی کمیٹی نے اپنی تقریر میں بچوں کو پڑھائی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے طلبہ کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ صدر اجلاس مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے بچوں کو نصائح فرمائیں۔ آپ نے ماضی میں اسکول کے اچھے نتیجے کو سامنے رکھ کر فرمایا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس سے بھی اچھے نتیجے پیدا کریں۔ اور یہ سب صرف دعا اور کڑی محنت سے ہی ممکن ہے۔ اس کے بعد مکرم موصوف نے دعا کروائی جس کے بعد یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین کی تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس اسکول کو ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رکھے۔ ہیڈ ماسٹر

ناظمین علاقہ جات مجلس انصار اللہ بھارت

ناظمین علاقہ جات مجلس انصار اللہ بھارت کی یکم جنوری تا ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء کی درج ذیل تفصیل سے منظوری دی جاتی ہے۔ مجالس ان سے کماحقہ تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

1 مکرم شیخ ابراہیم صاحب کیرنگ (اڑیسہ)
2 مکرم فیروز الدین صاحب انور آف کلکتہ (بنگال)
3 مکرم سید عبد الحئی صاحب برہ پورہ (بہار)
4 مکرم سید بشیر احمد صاحب رانچی (جھارکھنڈ)
5 مکرم حمید اللہ خان صاحب سہارنپور (مغربی یوپی)
6 مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی کانپور (مشرقی یوپی)
7 مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب چنتہ کنٹہ (آندھرا پردیش)
8 مکرم مولانا نصیر احمد صاحب خادم نائب ناظم (آندھرا)
9 مکرم قاری نواب احمد صاحب قادیان (ہریانہ واترانچل)
10 مکرم سید برکات احمد صاحب سلیم بنگلور (کرناٹک)
11 مکرم پی ایم کویا صاحب کیناتور (کیرالہ)
12 مکرم پی ایم عبد اللہ صاحب نائب ناظم ترور (شمالی کیرالہ)
13 محمد ساجد صاحب نائب ناظم ارناکلم (جنوبی کیرالہ لکش دیپ)
14 مکرم فضل احمد صاحب ممبئی (مہاراشٹر)
15 مکرم ایم خلیل احمد صاحب مدراس (تامل ناڈو)
16 مکرم عبد الجبار صاحب میلا پالیم نائب ناظم (تامل ناڈو)
17 تنویر احمد صاحب خادم قادیان (پنجاب وہماچل پردیش)
18 ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر ایڈیشنل ناظم (پنجاب وہماچل)
19 مکرم عبد القدوس صاحب فاروقی (راجستھان)
20 مکرم نصیر احمد صاحب انجینئر (دہلی)
21 مکرم بشیر احمد صاحب زائرشورت (کشمیر)
22 مکرم عبد السنان صاحب ناتک نائب ناظم (کشمیر)
23 مکرم شمس اللہ خان صاحب برازلو نائب ناظم (کشمیر)
24 مکرم عباس علی صاحب آف کریلی (مدھیہ پردیش)
25 مکرم ماسٹر منور احمد صاحب ناظم (ضلع راجوری واودھم پور)
26 مکرم چوہدری شمس الدین صاحب ناظم (ضلع پونچھ)

آپ کے خطوط

حضرت حاجی عمر ڈار رضی اللہ عنہ کی اولاد کافی تعداد میں مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے

موضع آسنور تحصیل کول گام کو یہ تاریخی حیثیت حاصل ہے کہ ۱۸۹۴ء میں حضرت حاجی عمر ڈار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی بانڈی پورہ کے رئیس عطا محمد خان صاحب اس سے قبل بیعت کر چکے تھے ان دونوں مقامات کو بہت تاریخی اعزاز حاصل ہے۔ اسی موضع آسنور میں راقم الحروف نے ۱۹۱۶ء میں آنکھ کھولی۔ قادیان میں ۳۶ء تک زیر تعلیم رہا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد اور توجہ فرمائی سے سرینگر کے ہفت روزہ "اصلاح" سے جولائی ۴۸ء تک وابستگی رہی۔ اب میں اپنی عمر آخر راولپنڈی میں بطور صدر حلقہ S.T غربی گزار رہا ہوں۔ وطن سے جدائی کی پیاس گاہ بگاہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت سے بجھائی جاتی تھی مگر وائے قسمت اب اس سے بھی محرومی ہے۔

حضرت حاجی عمر ڈار رضی اللہ عنہ کی اولاد کافی تعداد میں اسلام آباد، راولپنڈی، لندن، کینیڈا، جرمنی میں پھیلی ہوئی ہے وطن مالوف میں رشتہ داروں سے ملاقات کیلئے چشم براہ ہیں مگر ہندوستان کے مابین طویل تنازعات کی وجہ سے مایوسی دن بدن بڑھتی رہی ہے۔ حد یہ ہے کہ موت و حیات میں ایک دوسرے کی خوشی یا غم میں شامل ہونا تو بڑی بات ہے خط و کتابت بھی شجر ممنوعہ ہے۔

آج کل کم و بیش آسنور کی ڈار فیملی کے سو افراد چھوٹے بڑے پاکستان میں مقیم ہیں۔ حضرت دادا صاحب مرحوم کی سب سے بڑی پوتی محترمہ حرم بیگم اہلیہ خواجہ محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل جو جموں کے فسادات میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی وفات کا سن کر ہم جملہ لواحقین کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ اس سے قبل دادا صاحب مرحوم کی پوتی ہمشیرہ فاطمہ بیگم کے انتقال کی خبر بھی ہم نے نہایت افسوس اور دکھ کے ساتھ سنی تھی۔ راقم الحروف اس عریضہ کے ذریعہ اپنے جملہ عزیزوں سمیت تمام رشتہ داروں سے اظہار افسوس کرتا ہے۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مرحومہ نے وصیت کی تھی اور ان کی تدفین قادیان کے بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی ہے۔ دادا صاحب مرحوم کا کتبہ بھی بہشتی مقبرہ کے ... والے احاطہ میں موجود ہے۔ راقم الحروف مختلف عوارض سے دوچار ہے صحت و سلامتی ... ذعا کی درخواست ہے۔ (عبد الغفار ڈار سابق ایڈیٹر "اصلاح" سرینگر کشمیر حال مقیم راولپنڈی پاکستان)

درخواست دعا

☆- عزیزہ فرح شاہ بنت مکرم ناصر احمد شاہ صدر جماعت لکھنؤ کا بارھویں کا فائنل امتحان ہوا ہے۔ امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-۱۰۰ روپے)

☆- عزیزم نجیب احمد شاہ ابن ناصر احمد شاہ کا دسویں کا بورڈ کا امتحان ہوا ہے۔ امتحان میں امتیازی نمبرات سے کامیابی نیز دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-۱۰۰ روپے) (سید نعیم احمد ناظم اصلاح و ارشاد لکھنؤ)

اب ہندوستان میں بھی دیوبندی مدرسوں کو امریکہ کی مدد

پاکستان کے دینی مدرسوں کو تو امریکہ کی مدد مل ہی رہی ہے۔ اور امریکہ مدرسوں کے اساتذہ کیلئے اور سلیبس کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کیلئے وہاں کے مدارس کو گرانٹ دے ہی رہا ہے لیکن اب یہ مدد بھارت کے دینی مدرسوں کو بھی ملنی شروع ہوگئی ہے فی الحال مغربی بنگال کے دیناجپور۔ مرشد آباد مالدا 24 پرگنا۔ ہاوڑا اور ہگلی کے 550 مدرسوں کو امانت فاونڈیشن کے ذریعہ یہ مدد دی جارہی ہے جس کے سیکرٹری عالم شاہ ہیں روزنامہ امر اُجالا 17 مارچ 2004 نے یہ خبر نیوز ایجنسی آئی اے این ایس کے حوالہ سے شائع کی ہے۔

کیا عراق کے بعد ایران......؟

ایران پر روز بروز امریکہ کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے کہ وہ اپنے ایٹمی ہتھیاروں کی انسپکشن کروائے گزشتہ دنوں ایران نے اسلحہ انسپکٹران کو اپنے ملک نہ آنے کیلئے کہا ہے۔ بات بالکل عراق کی طرف کی لگ رہی ہے جبکہ عراق کو اسلحہ انسپکشن کیلئے کہا جاتا تھا تو وہ پہلے اس پر لگی پابندیوں کو ہٹانے کی بات کرتا تھا اب بھی ایسا ہی ہے ایران نے اسلحہ انسپکٹران کی آمد سے قبل اپنے اوپر لگی پابندیوں کو ہٹانے کی مانگ کی ہے۔ اس سے امریکہ اور اس کے حلیف اس شک میں مبتلا ہوتے ہیں کہ شائد اس طرح کیمیاوی اسلحہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ چھپانے کیلئے چال چلی جارہی ہے۔

دنیا حیران ہے کہ قبل ازیں عراق کا چپہ چپہ چھان مارا گیا اور پھر بعد میں اس پر حملہ کر کے اس کو بُری طرح تہس نہس کردیا گیا اور آج تک امریکہ کو عراق سے کیمیاوی مُجرا ئمی ہتھیار نہیں ملے تو وہ کس بل بوتے پر اب ایران کو آنکھیں دکھا رہا ہے لیکن دنیا کی حالت اب ایسی ہوگئی ہے کہ امریکہ سے اس طرح کے سوال صرف اخباروں کی زینت تو بن جاتے ہیں لیکن کسی میں طاقت نہیں ہے کہ وہ اسے ایسی حرکتوں سے باز رکھ سکے

بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ عراق کے شیعوں کی ناراضگی کی وجہ سے شاید امریکہ ایران پر ایسی سختی نہ کرسکے کیونکہ اسے فی الحال عراق میں اپنی مرضی کی حکومت بنانے کیلئے سکیورٹی کی ضرورت ہے۔

دنیا میں ۶ کروڑ لڑکیاں پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کردی جاتی ہیں

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے یوم خواتین ۸ مارچ کے موقع پر دنیا بھر میں عورتوں کے حالات کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے وہ اس ترقی یافتہ زمانے میں بھی عورتوں کے حال زار بیان کرتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہر تین میں سے ایک عورت کسی نہ کسی طرح تشدد کا شکار ہوتی ہے اور امریکہ میں گھریلو تشدد کے شکار افراد میں ۸۵ فیصد عورتیں ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا میں ۶ کروڑ لڑکیوں کو پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کردیا جاتا ہے۔

صحت کے عالمی ادارے کے مطابق جن عورتوں کا قتل ہوتا ہے ان میں سے ۷۰ فیصد کے شوہر ہی قاتل ہوتے ہیں۔

۲۰۰۵ء کیلئے امریکی سینٹ نے ۲ کھرب ۳۶ عرب ڈالر کے بجٹ کی تجویز رکھی

امریکی سینٹ پینل نے ۲۰۰۵ء کیلئے ۲ کھرب ۳۶ عرب ڈالر بجٹ کی تجاویز کی منظوری دی ہے۔ ان میں عراق اور افغانستان میں تعمیر کے کاموں اور فوج کے خرچ والے امریکی مشن کیلئے ۱۳۰ عرب ڈالر مختص کئے گئے ہیں۔

تامل ناڈو میں مستورات کیلئے الگ مسجد

تامل ناڈو میں پدوکوٹائی ضلع کے پیرامبور میں خاص طور پر صرف مستورات کیلئے مسجد کی تعمیر کی جارہی ہے جس کے بارے میں دعویٰ ہے کہ یہ بھارت میں اپنی طرح کی پہلی مسجد ہے۔ مجوزہ مسجد مستورات کی ترقی کیلئے کام کررہی ایک غیر سرکاری چھایا مہلا فیڈریشن کی پہل ہے۔

فیڈریشن کے ذرائع نے کہا کہ یہ ملک میں اپنی طرح کی پہلی مسجد ہوگی جس کو 15 لاکھ روپے کی لاگت سے بنایا جائے گا۔ فیڈریشن مسجد کے علاوہ مسلم مستورات کی مذہبی تعلیم کیلئے سکول کھولنے پر بھی صلاح مشورہ کرے گی۔

مرسلہ: کرشن احمد نمائندہ دینک جاگرن جالندھر)

طلبا کیلئے مفید معلومات

انڈین انسٹیچوٹ آف سائنس بنگلور میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

انڈین انسٹی چوٹ آف سائنس، بنگلور ہندوستان کے بہترین اداروں میں سے ایک ہے جہاں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے علم کے حصول کیلئے اعلیٰ انتظامات ہیں دنیا کے سرفہرست سترہ اداروں میں اس کا بھی نام ہے۔ ذیل میں سائنس اور انجینئرنگ میں اعلیٰ تعلیمات حاصل کرنے کے سلسلہ میں کچھ مفید جانکاریاں دی جاتی ہیں۔

اُن طلباء کیلئے جو فزکس کیمسٹری یا بایولوجی میں B.Sc ہیں

یہاں فزیکل، کیمیکل، بایولوجیکل سائنس میں Ph.D کا مشترکہ کورس ہے۔ یہ سات سالہ کورس ہے جس میں پہلے دو سال MS کیلئے اور بقیہ پانچ سال Ph.D کیلئے ہیں۔ جو طلباء Ph.D باہر ملک میں کرنا چاہتے ہوں وہ MS کے بعد جاسکتے ہیں۔

انجینئرنگ کی کسی بھی شاخ B.Tech یا BE کے طلباء کیلئے

یہاں انجینئرنگ کیلئے M.E اور M.Sc کے دو سالہ کورس کے مواقع میسر ہیں۔

جو فزکس کیمسٹری یا بایولوجی میں M.Sc ہیں

یہاں Ph.D کیلئے پانچ سال کا ریگولر پروگرام ہے۔ M.E۔ MSc Eng اور Ph.D کیلئے آپ کو GATE/CEED کی ضرورت ہوگی یا پھر آپ کو CSIR.IISc entrance کوالیفائی کرنا ہوگا جس کے بعد انٹرویو کے دو دور بھی ہونگے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ http://www.iisc.ernet.in لاگ آن کریں۔ مختلف شعبہ جات میں Ph.D کے وہ ادارے جو دنیا بھر میں اچھی حیثیت رکھتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں

Chemical Sciences:
Tata Institute of Fundamental Research, Mumbai, http://www.tifr.res.in
Indian Institute of Kanpur, http://www.iitk.ac.in
Indian Institute of Bombay, http://www.iitb.ernet.in
National Chemical Laboratory, Pune, http://www.ncl-india.org
Indian Institute of Chemical Technology, Hyderabad, http://www.iictindia.org

Biological Sciences:
National Centre of Biological Sciences, Bangalore, http://www.ncbs.res.in
Centre of Cellular and Molecular Biology, Hyderabad, http://www.ccmbindia.org
National Institute of Immunology, Delhi, http://www.nii.res.in

Physical Sciences and Astrophysics:
Tata Institute of Fundamental Research, Mumbai, http://www.tifr.res.in
Physical Research Laboratory, Ahmedabad, http://www.prl.ernet.in
Institute of Physics, Bhubaneswar, http://www.iopb.res.in

Raman Research Institute, Bangalore, http://www.rri.res.in
National Centre for Radio Astrophysics, Pune, http://www.ncra.tifr.res.in

انجینئرنگ میں Masters کیلئے

اس کے لئے انڈین انسٹی چوٹ آف سائنس، بنگلور سب سے بہترین ہے اس کے بعد IIT Kanpur اور اس کے بعد IIT Bombay مندرجہ بالا تمام ادارہ جات داخلہ ٹیسٹ لیتے ہیں اور اس کے بعد انٹرویو ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے ہماری جماعت میں کئی صلاحیت رکھنے والے طلباء ہیں جو صوبائی سطح کے ٹیسٹوں میں آگے آکر مقابلہ کرسکتے ہیں اور اپنے اپنے شعبہ جات میں ان اداروں میں بہترین ٹریننگ حاصل کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم طلباء کو صحیح رنگ میں جماعت کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔ (مرسلہ۔ طالب دعا نصرت جہاں IISc Bangalore)

زعماء کرام مجالس انصاراللہ بھارت متوجہ ہوں!

امتحان دینی نصاب مجلس انصاراللہ بھارت برائے سال 2004 جون کے آخری اتوار مورخہ 27-6-04 کو ہوگا نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن مجید باترجمہ پارہ واذا سمعوا سورۃ المائدہ آیت ۱۲۲ تا ۱۶۲
۲۔ کتاب ضرورت الامام (مصنفہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ) مکمل
۳۔ دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 55 تا 100

علاوہ ازیں امسال دو ماہی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے درج ذیل کتب مقرر ہیں۔

جنوری فروری۔ الوصیت
مارچ اپریل۔ تذکرۃ الشہادتین
مئی جون۔ فتح اسلام
جولائی اگست۔ ازالہ اوہام نصف اول
[illegible] ازالہ اوہام نصف ثانی
نومبر دسمبر۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔

قائد تعلیم انصاراللہ بھارت)

قائدین وناظمین اطفال توجہ دیں

''جملہ قائدین وناظمین اطفال کو یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ قبل ازیں اخبار بدر شمارہ ۲۴ فروری اور جنوری فروری کے مشکوٰۃ میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے شائع کردہ اعلان آپ پڑھ چکے ہونگے جس میں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طلباء جماعت (اطفال) کیلئے جو مڈل اور میٹرک میں 80% نمبرات حاصل کریں گے۔ ان کی -/200 اور -/300 روپے ماہوار بطور وظیفہ دیئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی مجالس میں اطفال الاحمدیہ کو اس کی بھرپور تحریک کریں تاکہ ان میں حصول علم کا ذوق پیدا ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ اطفال اس نعمت کو حاصل کرنے والے بنیں نیز قوم اور ملک کی خدمت کرتے ہوئے سلسلہ کا نام روشن کرنے والے ہوں۔ آمین۔ (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 30 Mar. 2004 Issue No 13

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ صرف مسجد بنانے پر ہی خوش نہ ہو جائیں بلکہ مسجدوں کو آباد کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس شمارے سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سابقہ خطبات جمعہ میں سے بعض ضروری اقتباسات پیش کر رہے ہیں تا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش کردہ خطبات جمعہ کے ایمان افروز مضامین ساتھ کے ساتھ احباب جماعت کے ذہن میں آتے رہیں۔ اس مرتبہ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3/ اکتوبر 2003 سے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جو حضور انور نے مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کے افتتاح کے موقع پر فرمائے تھے۔

پھر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے کہ جہاں اُس کا قرب پانے کیلئے انفرادی طور پر نوافل اور ذکر الٰہی کا طریق بتایا، وہاں مساجد کا قیام کر کے اجتماعی عبادت کی طرف بھی توجہ دلائی تا کہ معاشرہ میں اونچ نیچ کا جو تصور ہے وہ بھی ختم ہو اور ایک محبت اور بھائی چارے کا معاشرہ قائم ہو۔

عبادت کے علاوہ قوم کے تربیتی اور دوسرے مسائل کی طرف بھی توجہ دی جائے تا کہ ایک انصاف پر مبنی معاشرہ قائم ہو سکے اور یہ ترغیب دلانے کیلئے کہ تم مسجدوں میں آؤ ان کو آباد کرو، امیر غریب سب اکٹھے ہو کر میری عبادت کریں۔ فرمایا کہ جب اس طرح تم پانچ وقت میری عبادت کیلئے اکٹھے ہو گے تو اس کا ثواب بھی کئی گنا زیادہ ہوگا۔ ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ صرف مسجد بنانے پر ہی خوش نہ ہو جائیں بلکہ مسجدوں کو آباد بھی کریں ورنہ ہم میں اور غیروں میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسا جھکنے والے ہوں کہ کوئی انگلی کسی احمدی کی طرف یہ اشارہ کرتے ہوئے نہ اٹھے کہ مسجدیں تو بڑی خوبصورت بناتے ہیں لیکن نماز یہ کم پڑھتے ہیں۔ بلکہ کہنے والے یہ کہیں کہ اگر حقیقی عابد دیکھنا ہے ایسے عباد الرحمٰن دیکھنے ہیں جن کے قریب شیطان نہیں پھٹکتا اور اس کے لئے دین خالص رکھنے والے ہیں تو یہ تمہیں ہر احمدی بچے بوڑھے مرد اور عورت میں نظر آئیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے والا ہو۔ کیونکہ عبادت کا اللہ تعالیٰ نے اس قدر تاکید سے حکم فرمایا ہے کہ نماز کا جہاں بھی وقت ہو تم یہ نہ دیکھو کہ اس وقت وضو کے لئے پانی ہے یا نہیں۔ کپڑے صاف ستھرے ہیں یا نہیں، کوئی ایسی جگہ ہے یا نہیں جہاں تم نماز پڑھ بلکہ جب بھی نماز کا وقت آئے نماز پڑھو، بلکہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنائی گئی ہے۔ پس میری امت کے جس فرد کو جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے وہ وہیں نماز پڑھے تو یہ ہے تعلیم جس کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ مسجدوں میں تقویٰ کی زینت کے ساتھ جایا کرو۔ مسجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے بنائی گئی ہے۔ ان میں انہی نیک مقاصد کی ادائیگی ہونی چاہئے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ظاہری صفائی کا خیال رکھنے کا بھی حکم ہے صاف ستھرا لباس ہو، گندی بدبو نہ آتی ہو، روایتوں میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ لہسن پیاز وغیرہ کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو تا کہ ساتھ کھڑے ہوئے مومن جو پوری توجہ سے نماز پڑھنا چاہتے ہیں ان کی نماز میں خلل نہ ہو، ان کی توجہ نہ بٹے۔ بلکہ آپ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ یہ کھا کر مسجد کے قریب بھی نہ آؤ کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ ہماری جو بھی مسجد بنے اس کی خالص بنیاد تقویٰ اللہ پر ہو اور ہمیشہ ہمارا شمار اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اپنی ساری مرادیں اور خواہشیں اس کے حضور پیش کرنے والے ہوں اور اس خدا کو جو سب قوتوں کا مالک اور سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھتے ہوں اور خالص اسی کے ہو جائیں۔ اور اسی کے حکم کے مطابق و موافق مسجدوں کو آباد کرنے والے بھی ہوں۔ یہ مسجد بھی اور دنیا میں جہاں بھی جماعت کی مساجد ہیں اللہ کرے کہ وہ گنجائش سے کم پڑنے لگ جائیں۔ اور نمازیوں سے چھلک رہی ہوں۔ یاد رکھیں اسلام اور احمدیت کی فتح اب ان مسجدوں کو آباد کرنے سے ہی وابستہ ہے۔ پس اے احمدیو! اٹھو اور مسجدوں کی طرف دوڑو اور ان کو آباد کرو تا کہ الٰہی وعدوں کے مطابق ہم جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی فتح کے دن دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور یہ دن دیکھنے نصیب کرے۔

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

The First Islamic Digital Satellite Channel

mta

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	:	Asia sat 3S
POSITION	:	105.5 Deg. East
FREQUENCY	:	3760 MHz
MIN DISH SIZE	:	1.8 Metre
POLARISATION	:	Horizontal
SYMBOL RATE	:	2600Mbps
FEC	:	7/8
VIDEO PID	:	......
MAIN AUDIO PID	:	Auto
ENGLISH / URDU	:	Auto

Broadcasting Round The Clock

AUDIO FREQUENCY

URDU	:	FRENCH	:
ENGLISH	:	TURKISH	:
ARABIC	:	INDONESIAN	:
BENGALI	:	RUSSIAN	:

e-mail : info@alislam.org

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆ اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشن وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل لندن ہفت روزہ بدر، البشریٰ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں **نوٹ:** ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

اب ایشیا سیٹ 3S پر

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 874 8344
Website: http: www.alislam.org/mta

MTA QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-220749 Fax : 01872 - 220105